کرنا منحصر ہے جو مندرج ذیل ہوتا ہے چیری مایر کے پہل کی عمدگی ظاہر ہو گی۔
صاحب موصوف لکھتے ہین کہ ہندوستان مین بہت اقسام کے شریفے ہین مگر چیری مایر جو اون مین سے
بہترین قسم ہے ابھی تک ہندوستان مین پرورده نہین ہوا ہے جس شخص نے اسکے پہل کو کبھی ذائقہ
نہین کیا ہے اوسے ابھی معلوم کرنا باقی ہے کہ میوه کسکو کہتے ہین یعنے جسنے چیری مایر کے پہل کو ذائقہ
نہین کیا ہے اوسنے گویا عمر کو ضایع کیا یعنے اچھا میوه کبھی کھایا ہی نہین ڈاکٹر سیمن صاحب (Dr. Seeman.
) بہی اس میوه کی عمدگی کی نسبت بڑی خوش عقیدگی کے ساتھ مضامین
حوالۂ قلم کرتے ہین جسکا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔
اننّاس منگاسٹین اور چیری مایر دنیا کے عمدہ ترین میوے ہین ہمنے ان پہلون کو اون مقامون مین
پہونچکر ذائقہ کیا ہے جہان جہان یہہ میوے کمال مراد کو پہونچتے ہین یعنے اننّاس کو بمقام گوایا کوال[1]
(Guayaquil) منگاسٹین کو جزایر ہند (Indian Archipelago) مین
اور چیری مایر کو دامن کوہ انڈیز[2] (Andes.) مین اگر ہم سے پوچھا جائے کہ ان تین
میوون مین سے سب عمدہ کون ہے تو ہم ترجیح چیری مایر کو دینگے بلاشبہہ ذائقہ مین یہہ میوه تمام
دنیا کے میوون پر غالب ہے ہینک صاحب (Hanke) کا یہہ قول کہ چیری مایر کا پہل
دست قدرت کی کمال صناعی کا نمونہ ہے سراپا مملو صحت و راستی سے ہے۔
ہرچند تحریر مسٹر مارکم و ڈاکٹر سیمن کی تحریرات بالا سے شد و مد کے ساتھ چیری مایر کی بے مثالی
ثابت ہوتی ہے مگر ڈاکٹر لنڈلی (Lindlay.) اس میوه کی نسبت اوسقدر خوش
عقیدہ نہین معلوم ہوتے ہین چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف فنیل (Fenelle) کی
رائے کا یون اعادہ اپنی تحریر مین فرماتے ہین کہ یورپ کی ایک ناشپاتی یا پلم (Plum)
اسکی برابری تمام پیرو (Peru) کی چیری مایر نہین کرسکتے ہین ظاہر ہے کہ اگر

---

[1] امریکہ جنوبی کا ایک ملک ہے اس ملک کی دارالسلطنت کا بھی یہی نام ہے۔
[2] ایک سلسلۂ کوہ کا نام ہے جو براعظم امریکہ مین واقع ہے۔

فینیل (Fenelle .) کے قول پر توجہ کیجاے تو مسٹر مارکھم اور ڈاکٹر سیمن کی باتین پھیکے ہو جاتی ہین بہر حال فینیل کیطرف سے یہہ معذرت کیجا سکتی ہے کہ اپنے وطنی پھلون کی عظمت اوسکے دلمین بہت ہے اسواسطے اوسنے اس جوشش و خروش کے ساتھہ اپنی وطنی ناشپاتی اور پلم کو یاد کیا پس مولف بھی اوسی قاعدہ سے آم کی فضیلت کے اعتراف کی نسبت معذور رکھا جا سکتا اسوقت تک مولف کا بھی ایسا ہی خیال ہے کہ کسی میوہ کو آم کی برابری نصیب نہین ہے جنھونے عمدہ آم مثل الفانزو و ٹاپس و ہیم ساگر و لنگڑا حاجی پور و فجری اصیل و کھرسا پات و زرد آلو وغیرہ وغیرہ ذائقہ فرمایا ہوگا مولف کو سراسر بر سر خطا تصور نفرماینگے -

(Grewia Asiatica)

فالسہ

یہہ درخت ہندی وطن ہے اسکا قد پندرہ [15] یا سولہہ [16] فٹ تک بلند ہوتا ہے اسکے پتے ہر چند کھر کھرے ہوتے ہین مگر خوش رنگ ہونیکے باعث خوشنما معلوم ہوتے ہین -

یہہ درخت سایہ دار بھی ہوتا ہے مگر ہندوستان کے نادان مالی اس درخت کو بلا ضرورت چھانٹکر بدشکل اور خراب کر دیتے ہین بہ تحقیق لفٹنٹ پاگسن (Pogson) اس درخت کو چھانٹنا نہین چاہیے اور مولف بھی اس رائے کے ساتھہ تمام تر متفق ہے بدین وجہ کہ تجربہ کافی کے بعد یہہ بات دریافت مین آئی ہے کہ چھانٹنے سے فالسے کا درخت کبھی بہتر ثمر نہین لاتا یعنی جیسا چھانٹنے سے پھل لاتا ہے ویسا ہی بے چھانٹے پھل لاتا ہے اگر نقصان کہئے تو البتہ نتیج ہوتا ہے یعنی شاخون کے ترش جانے سے درخت کو کم ثمر دینے کا موقع حاصل رہتا ہے اور اس سبب سے چھانٹا ہوا درخت کم ثمر لاتا ہے لفٹنٹ پاگسن (Pogson .) لکھتے ہین کہ ہندوستانی مالی جو فالسے کے درخت کو چھانٹتے ہین اوس سے کسی قسم کی نفع رسانی درخت کو مقصود نہین رہتی ہے چھانٹنے سے اونکی غرض صرف یہی ہوتی ہے کہ کچھہ مفت لکڑیان جاڑون کی زمانہ کے لئے ہاتھہ آجاوین -

فالسے کا پہل مقدار مین بڑے مٹر کے برابر اور اسکا رنگ اودا سرخی آمیز ہوتا ہے رنگ ایسا نرالا ہوتا ہے کہ نرالے ہونیکی باعث اس رنگ کو فالسائی کہتے ہین - اسکے پہل کے درمیان مین ایک تخم ہوتا ہے اہل ہند اسکے پہل کو رغبت سے کہاتے ہین اور اسکا مزا عموماً غلبہ ترشی کے ساتھہ چاشنی دار ہوتا ہے مگر پرورش معقول سے اسکے پہل مین کسیقدر مطبوع شیرینی آجاتی ہے فالسے کا شربت نہایت لذیذ خوش آیند خنک اور مفرح ہوتا ہے چونکہ ماہ مئی مین اسکا پہل پختہ ہوتا ہے اسواسطے تقاضای وقت کے حساب سے اسکا ایسے زمانہ مین میسر آنا ایک نہایت ہی غنیمت امر ہے -

ہرچند یہہ درخت حالت خودروئی مین بھی شاداب اور باردر ہوتا ہے مگر حفاظت و پرورش سے اسکے پہل کا ذایقہ ترقی کرجاتا ہے جو کھاد کے نسخے سابق مین مذکور ہوے ہین اس درخت کیواسطے بھی مفید ہوتے ہین ایسی زمین جسمین بالو وغیرہ کا جزو کم اور آہک کا بقدر انداز شامل رہتا ہے اس درخت کے حق مین بہت مناسب ہوتی ہے ایسی زمین مین جو درخت نصب کیا جاتا ہے وہ بدذایقہ اور ترش پہل پیدا نہین کرتا ہے -

Guava.

امرود

ہندوستان مین اس میوہ کا درخت کثرت سے دیکہا جاتا ہے اسکے وطن کی نسبت محققین یورپ مختلف الراے معلوم ہوتے ہین بعض کہتے ہین کہ امرود کا وطن ملک امریکہ ہے اور بعض ہندوستان کیطرف اسکے توطن کی نسبت کرتے ہین اور بعض امریکہ اور ہندوستان دونون کو قرار دیتے ہین اس امر مین ڈاکٹر وایٹ ([illegible]) کہتے ہین کہ امرود ہندی وطن ہے ڈاکٹر صاحب کی دلیل اسکے ہندی وطن ہونے پر یہہ ہے کہ یہہ درخت تمامی ہندوستان مین اس کثرت سے پایا جاتا ہے کہ کبھی یہہ گمان نہین ہوتا ہے کہ یہہ کسی دوسرے اقلیم سے یہان لایا گیا ہے یہہ دلیل اگر قابل اعتراض سمجھی جاے تو سمجھی جاے مگر مولف امرود کے ایشیائی ہونے پر یہہ دلیل رکھتا ہے کہ پرانی کتب فارسی مین

امرود کا ذکر دیکھا جاتا ہے یہہ کتابین اوس وقت کی تصنیف کردہ ہین کہ جب اہل یورپ ایشیا اور امریکہ سے آمد و رفت نہین رکھتے تھے اس سے اس بات کا ثبوت کافی ملتا ہے کہ امرود ایران مین اہل یورپ کی آمد و رفت ایشیا و امریکہ کے قبل موجود تھا پس امرود کا ایشیائی ہونا ثابت ہو جاتا ہے ایران اور ہندوستان مین چندان فاصلہ نہین ہے ممکن ہے کہ ایران سے ہندوستان مین آیا ہو یا ہندوستان سے ایران کو گیا ہو مگر امریکہ سے اسکا ہندوستان مین آنا خلاف قیاس ہے یہہ ممکن ہے کہ امرود کی خاص کوئی قسم امریکہ سے ہندوستان مین دو برس کے اندر آئی ہو جو ابھی تک معروف عوام نہین ہوئی ہے مگر یہہ بات اس قول کی معین نہین ہو سکتی کہ امرود کا وطن امریکہ ہے خیر وطن امرود کا کہین ہو ہندستان مین یہ درخت کثیر الوجود ہے اور اسکے چند اقسام دیکھے جاتے ہین اور مقدار و اشکال و ذائقہ ثمر کے اعتبار سے ہر قسم کا انداز جداگانہ ہے نقشہ ذیل لحاظ طلب ہے۔

نمبر شمار	نام قسم	کیفیت
۱	امرود کلان ثمر الہ آباد مدور شکل	یہہ قسم نہایت بڑے پہل پیدا کرتی ہے جسکا پوست باریک چکنا اور پختہ ہونے پر زرد ہوتا ہے بالائے پوست بعض پہل پر سرخ رنگ کے خوشنما چھوٹے چھوٹے داغ بکثرت ہوتے ہین۔ مغز سفید رنگ و نرم و بوبا و شیرین ہوتا ہے تخم کی قلت ہوتی ہے۔ واقعی یہہ ہے کہ یہہ قسم نہایت قابل توجہ ہے۔
۲	امرود بنارس مدور شکل	مثل بالا مگر پہل چھوٹا ہوتا ہے لیکن شیرینی مین نمبر ۱ پر غالب ہوتا ہے۔
۳	نوابی امرود پٹنہ مدور شکل	یہہ مثل نمبر ۱ اور ۲ کے ممتاز امرود ہے مگر پہل

نمبر	نام	کیفیت
		دونون مذکورہ بالا قسمونکے اعتبار سے بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ اب نوابی کی عمدہ قسم پٹنہ مین گویا نہین دیکھی جاتی ہے۔
۴	نوابی امرود پٹنہ خرد مدور شکل	یہہ قسم پٹنہ سے بالکل معقود ہوگئی۔ اس قسم کا پھل نہایت چھوٹا مگر خوب شیرین ہوتا تھا اس امرود کی صورت اور شیرینی قابل لحاظ ہوتی تھی اسکا مغز نرم اور بویا اور پوست مسطح اور خوشرنگ ہوا کرتا تھا پرانی باغون کے کٹ جانے سے اس امرود کی نسل بھی جاتی رہی اب پٹنہ مین بڑی قسم کا امرود ملتا ہے جس امرود کا اصلی وطن خاص پٹنہ وطن ہے وہ زنہار قابل ذائقہ نہین ہوتا ہے لیکن بنارسی نسل کے امرود جو اطراف داناپور وغیرہ مین پیدا ہوتے ہین خیر کسیقدر قابل توجہ ہوتے ہین۔
۵	امرود سفید مغز بیضاوی شکل	اسکی بھی دو قسمین ہوتی ہین ایک کی جلد چکنی اور دوسری کی کھردری اور جلد مجذوم کے مانند غیر مسطح یہہ قسم قابل توجہ نہین ہے۔
۶	امرود گلابی مغز بیضاوی شکل	گلابی مغز کے امرود کو شہیدی کہتے ہین۔ شہیدی کی تمام قسمین عموماً بدمزہ اور پر از تخم ہوتی ہین۔
۷	امرود گلابی مغز مدور شکل	یہہ بھی شہیدی کی ایک قسم ہے اور مثل بالا ممتاز ذائقہ نہین رکھتی۔
۸	امرود چینی	اسکا پھل سرخی آمیز بیگنی رنگ دیکھنے مین خوشنما مگر کھانیکے قابل نہین ہوتا ہے۔ اسکا درخت اگر زینت باغ کی نظر سے نصب کیا جاوے تو مضایقہ نہین مگر

نمبر	نام	کیفیت
		ہندوستان مین اسکا درخت یا کمتر موجود ہے یا بالکل غیر موجود ہے تجار کلکتہ جو ملک چین سے کاروبار رکھتے ہین اس درخت کو چین سے منگا سکتے ہین -
۹	ولایتی امرود	اسکا درخت ہندوستان مین دیکھا جاتا ہے اسکا پتا ہندوستان کے امرود کے پتے سے بہت چھوٹا ہوتا ہے اور پھل بھی بندوق کی گولی کے برابر خرد ہوتا ہے بدانست مولف ذایقہ کے اعتبار سے اسکا پھل بہت ممتاز نہین معلوم ہوتا ہے گو ڈاکٹر وایٹ ([illegible]) اسکو بہت خوش مزہ لکھتے ہین -
۱۰	امرود گینی	اس امرود کا پھل مقدار مین ڈلی کے برابر ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ قسم اقسام شہدی سے ہے - اہل یورپ اسکو بہت خوش ذائقہ کہتے ہین - مولف کی دانست مین نمبر ۹ اور نمبر ۱۰ دونون انگریزی مذاق کے پھل ہین ہملوگ ہندوستانی ان اقسام کے پورے قدردان نہین ہو سکتے مگر ان اقسام کو جدت کے خیال سے باغون مین جگہ دینا چاہیے -

تمام اقسام امرود متعلقہ فہرست بالا مین مندرجہ نمبر ۱ و ۲ اس قابل ہین کہ کثرت سے باغون مین لگائے جاوین اغراض محاصل کے لیے بھی یہہ قسمین عندالتجربہ نفع خیز پائی گئی ہین ہرچند ہندوستان مین امرود کے درختون کی بہت کثرت ہے مگر بہت کم لوگ اسکی تربیت اور پرورش کیطرف توجہ کرتے ہین اگر اسکی داشت کیجائے تو یہہ درخت عمدگی اثمار مین ترقی کر سکتا ہے گرمیون کے زمانہ مین اسکے

درخت کو خوب سیراب رکھنا چاہئے اور تھالون کو گھانس وغیرہ سے ہمیشہ پاک رکھنا درکار ہے۔
مشھا جڑون مین دینا امرود کے درخت کو بالیدہ کرتا ہے اور پھل بھی حسب مراد پیدا ہوتے ہین۔
امرود کا درخت دو بار پھول لاتا ہے۔ بار اول ماہ مئی کے قریب اور بار دوم انقضای ماہ اکتوبر کے
بعد اور بھی مئی سے لیکر اکتوبر تک پھول دیتا ہے۔ بار اول کے پھول سے برشکالی امرود پیدا
ہوتے ہین اور اکتوبر کے پھول سے زمستانی امرود کی زمستانی فصل عمدہ ہوتی ہے۔ فصل سرما کے
امرود خوش مقدار و خوش مزہ ہوتے ہین۔
امرود کا درخت تخم داب و پیوند سے تیار ہوتا ہے تخمی سے داب والا اور پیوندی درخت بہتر ہوتا ہے
امرود کا پھل مفرح اور مسکن عطش ہے۔ نافع محرورین اور مضر مبرودین ہے اس پھل سے
خوش مزہ اور خوشرنگ جیلی تیار ہوتی ہے۔
اس درخت کو بھی بیدانہ ہو جانے کی صلاحیت حاصل ہے بیدانہ بنانے کی ترکیب لیچو کے
بیان مین مذکور ہو چکی ہے۔

Brazil Cherry

چیری برازل[1]

اس درخت کا وطن برازل[1] (Brazil) ہے اسکا درخت خوشنما کثیر الاوراق
و کثیر الاغصان ہوتا ہے یہہ درخت زردی آمیز سبز رنگ پھول لاتا ہے پھولونمین کسی قسم کی بابت
نہین پائی جاتی ہے پھل بھی مقدار مین نہایت چھوٹا ہوتا ہے۔ پھل کی شکل گول ہوتی ہے
اور اہل ہند اسکو پسند کرتے ہین۔ اسکے دو نین درخت سرکاری بوٹانیکل باغ کلکتہ مین موجود ہین
ان درخت کے پھل ماہ مئی مین پختہ ہوتے ہین پھر ان درختون مین بار دگر ماہ جون مین پھل لگتے ہین مگر
بار ثانی بارور نہین ہوتے اچھے شاداب درخت اگرہ ہارٹیکلچرل سوسائی (Agri Horticultural Society)

---

[1] برازل براعظم امریکہ جنوبی کا ایک وسیع ملک ہے۔

کے باغون مین بھی عرصہ دراز سے موجود ہین مگر وہان ابھی تک مثمر نہین ہوئے ہین -

Syzygium Jambolanum

جامن

یہہ درخت ہندی وطن ہے اور تمام ہندوستان مین دیکھا جاتا ہے اسکا قد بلند اور سایہ دار ہوتا ہے اسکی لکڑی نہایت مضبوط اور پانی سے کم بوسیدہ ہوتی ہے - یہہ درخت طویل العمر اور بیجو آم کیطرح بطی الثمر ہوتا ہے اسکا پھل مختلف مقدار کا ہوتا ہے - جو دانہ بڑا ہوتا ہے وہ پیوندی بیر کے برابر ہوتا ہے - پھل کی رنگت پختہ ہونے پر گہری سیاہی آمیز بیگنی ہو جاتی ہے اچھی قسم کے درخت کے پھل کا مزا مطبوع ہوتا ہے اور نمک ملا کر اسکے پھل کو جب چھوڑتے ہین تو اس پھل مین جو کسیقدر عفوصت ہوتی ہے کم ہو جاتی ہے اس میوہ مین قوت محللہ دیکھی جاتی ہے خاص کر جب آمیزش نمک کو ساتھ اسکا استعمال ہوتا ہے -

جامن کے پھل سے بہت عمدہ سرکہ تیار ہوتا ہے اس سرکہ مین قوت محللہ ایسی ہوتی ہے کہ اس سرکہ کی تاثیر سے بال جو انسان کبھی غلطی سے کہا جاتا ہے بالکل تحلیل ہو جاتا ہے ایک متوطن اطالیہ نے مقام بانکی پور مین سرکہ کے علاوہ اس میوہ سے شراب بھی بنائی تھی اور اس شراب ساز کا یہہ بیان تھا کہ جامن کی شراب انگور کی شراب سے کم نہین ہوتی -

جامن کا درخت ابتدای ایام گرما مین پھل لاتا ہے اور اسکا ثمر ابتدای برسات مین پختہ ہونا شروع ہوتا ہے پیداوار اثمار کے اعتبار سے جامن کے درخت مختلف انداز کے پھل پیدا کرتے ہین بعض کے پھل واقعی ایسے خراب ہوتے ہین کہ بقول فرمنجر (Rev. Firminger) صاحب بالکل بیمصرف ہوتے ہین مگر مولف کو صاحب موصوف کی اس راے کے ساتھ کہ جامن کا پھل قابل ذائقہ ہوتا ہی نہین ہے مطلق اتفاق نہین ہے -

جامن کی ایک قسم بہت چھوٹے پھل پیدا کرتی ہے اسکو کٹھ جامن کہتے ہین اسکا پھل نہایت کسائو اور رنگ مین زیادہ تر تیرہ ہوتا ہے کٹھ جامن کا پھل بلاشبہہ قابل ذائقہ نہین ہوتا ہے مگر کٹھ جامن کے

پہل کا سرکا جامن کے پہل کے سرکے سے قوی تر ہوتا ہے -
جامن اور کٹھ جامن دونون کے درخت تخم سے تیار کئے جاتے ہین -
جامن کو بھی بیدانہ ہوجانے کی صلاحیت حاصل ہے بیدانہ بنانے کی ترکیب لیچو کے بیان مین درج ہو چکی ہے -

Rose apple

گلاب جامن

یہہ درخت بھی ہندی وطن ہے جامن سے کسیقدر مناسبت رکھتا ہے گلاب جامن کا پہل بہت خوشنما اور مقدار مین متوسط دانہ کنار یعنے بیر کے برابر ہوتا ہے جلد پر ہلکی سرخی پھیلی رہتی ہے اور مغز مین کسیقدر عرق گلاب کی سی بو پائی جاتی ہے انہین اوصاف کی وجہ سے اس پہل کی شہرت ہے ورنہ یہہ میوہ کچہہ ایسا قابل توجہ نہین ہے -
گلاب جامن کا درخت تخم اور داب دونون طریقون سے تیار کیا جا سکتا ہے -

Malay apple

ملاکا امرود

اس درخت کا وطن مولکس ہے یہہ درخت نہایت خوش جال ہوتا ہے پتا عریض سبز رنگ چمکتا ہوا بکثرت رکھتا ہے اسکے پہل کی مقدار متوسط دانہ کنار کے برابر ہوتا ہے پہل کی جلد چکنی سفید رنگ ہلکی گلابی آمیز ہوتی ہے یہہ درخت ابتدای ایام سرما مین سرخ رنگ کے پہول دیتا ہے اور اسکا پہل آخر برشکال سے پختہ ہونا شروع ہوتا ہے اور تا ایام سرما میسر آتا ہے -
ملاکا امرود کا درخت ثمر کے اعتبار سے بے حقیقت درخت ہے مگر اس درخت کی ظاہری وجاہت ذریعہ تزئین باغ وبساتین ہے اہل یورپ اسے مجرد زینت کی نظر سے نصب کرتے ہین اور اسکے

پہل کو محض بے مصرف سمجھتے ہین۔
ملاکا امرول کا درخت تخم اور دابہ دونون طریقون سے تیار کیا جا سکتا ہی۔

Jambosa Alba

چمرول سفید

اس درخت کا وطن جزایر ہند ہے اسکا قد اوسط درجہ کا بلند خوشنما اور سایہ دار ہوتا ہی ایام برشکال مین اسکا پہل پختہ ہوتا ہے پہل کا رنگ سفید مزا پہیکا اور مقدار مین متوسط دانہ کُنار کے برابر ہوتا ہے یہہ درخت بہی ملاکا امرول کے مانند زینت باغ متصور ہے۔
چمرول کا درخت تخم سے تیار ہوتا ہے۔

Jambosa aquea

لال چمرول

یہہ درخت ہندی وطن ہے نہایت کشیدہ خوشنما کثیر الاوراق اور سایہ دار ہوتا ہے۔ مارچ مین پہول لاتا ہے اور مئی اور جون مین اسکا پہل پختہ ہوتا ہے۔ پہل متوسط دانہ کنار کے برابر اور کسیقدر بویا ہوتا ہے بہ نظر تزئین یہہ درخت کوٹہیون کی قریب لگانے کے قابل ہوتا ہے اور باغون مین بہی اسکو جگہ دینا مضایقہ نہین۔
یہہ درخت بہی تخم سے تیار کیا جاتا ہے۔

Triphasia Trifoliata

چینیا مارنگا

اس درخت کا وطن چین ہے پست قد ہوتا ہے شکل مین کسی قسم کی زیبائی نہین۔ کہتا اسکے پہول سفید رنگ چہوٹے چہوٹے ہوتے ہین اسکا پہل بہی مقدار مین خرد اور بقول بعض مصنفین خوش ذائقہ ہوتا ہے اسکے پہول سے اچار و مربے بہی تیار کیا جاتا ہے۔ وسط ثمر مین ایک تخم سخت ہوتا ہے

اور اس تخم پر خفیف سا مغز پایا جاتا ہے اور اس مغز سے بادیان کی بو آتی ہے۔ یہہ درخت دوازدہ[۱۲] ماہ بارور رہتا ہے مگر ماہ فروری اسکی کثرت باروری کا خاص زمانہ ہے اسکے پہلون کا رنگ چکیلا سُرخ ہوتا ہے چینا ما رنکا کا درخت تخم اور بھی قلم کے ذریعہ سے تیار کیا جاسکتا ہے۔ بدانست مولف اسکے درخت سرکاری بوٹانیکل باغ کلکتہ مین ہین اور بارور بھی ہوتے ہین اِس درخت کو ہندوستان کے میدانی حصون مین بالیدہ اور بارور ہونیکی صلاحیت معلوم ہوتی ہے۔

Wampee

وامپی

یہہ درخت چینی وطن ہے قد مین بیس[۲۰] فٹ تک بلند کثیرالاوراق سایہ دار اور خوشنما ہوتا ہے ماہ اپریل مین بو یا پھول لاتا ہے اور جون مین اسکا پھل جو مقدار مین اوگ[۱] کے پھل کے برابر ہوتا ہے پختہ ہوتا ہے۔ اسکے پہل کا پوست کوٹے کے پوست سے مشابہت رکھتا ہے اور تہ پوست خفیف مغز موجود رہتا ہے جسمین سونف کی سی بو پائی جاتی ہے۔ ہر پہل مین تین بڑے بڑے تخم ہوتے ہین درحقیقت یہہ پہل صرف نام کو مغز رکھتا ہے اور سراپا تخم و پوست ہے اطراف کلکتہ مین وامپی کا درخت دیکھا جاتا ہے اور اسکے پہل سے اہل کلکتہ واقف ہین۔

وامپی کا درخت تخم اور قلم دونون سے تیار کیا جاسکتا ہے اور تمام ہندوستان مین بالیدہ ہونیکی صلاحیت رکھتا ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان مین چین کے برابر ممتاز پھل پیدا نہین کرسکتا ہے۔

Wood apple

کٹھ بیل

ہندوستانی درخت ہے اسکا پھل ایک پاؤ کے انداز کا ہوتا ہے اسکی جلد ایک شی گندہ سخت اور مستحکم ہوتی ہے حالت پختگی مین جب اس سخت پوست کو توڑتے ہین تو اندر مین نرم بھوری رنگ کا

---

[۱] اوگ کا ذکر سابق مین آچکا ہے۔

مغز پایا جاتا ہے جسکا مزا ترشی غیر مطبوع طور کا ہوتا ہے اس درخت کا پہل ماہ اکتوبر مین پکتا ہے
بقول ڈاکٹر وایٹ اسکی جیلی عمدہ ہوتی ہے مگر فرمنجر صاحب (Rev. Firminger) لکہتے ہین
کہ ہمنے اسکی جیلی بنائی تہی مگر اوسکا ذایقہ ہرچند کسیقدر سیب کے ذائقہ سے مشابہت رکہتا تہا
تاہم ایسا نہ تہا کہ ہر خاص و عام کو مطبوع ہوتا -
کیتہ بیل کا درخت تخم اور قلم دونون سے تیار ہوتا ہے اس پہل مین قوت مسہلہ حاصل ہے بشرطیکہ
بمقدار کثیر استعمال کیا جاوے ورنہ تہوڑے مقدار کے استعمال سے صرف رفع قبض ہوتا ہے -

Aegle marmelos

بیل

یہہ درخت ہندوستان کے اکثر مقامون مین پایا جاتا ہے آم اور جامن کے مانند کشیدہ قامت
نہین ہوتا ہے تاہم تیس بتیس ۳۲ فٹ تک اسکے قد کی بلندی پہونچتی ہے شاخین موٹی کانٹون سے
بہری رہتی ہین اور پتا سبز رنگ اور بو یا ہوتا ہے اس درخت کا پہل پاؤ سیر سے لیکر آٹہہ یا دس سیر تک
ہوتا ہے پہل کی شکل مدور یا بیضاوی ہوتی ہے پوست ایسا سخت ہوتا ہے کہ زور سے توڑے بغیر
نہین ٹوٹتا ہے اندر مین زرد رنگ کا گودا ہوتا ہے بعض مین تخم زیادہ اور بعض مین کم ہوتے ہین -
مغز کی شیرینی بہی مختلف درجونکی ہوتی ہے اکثر بیل کی قسمین کم شیرین ہوتی ہین مگر مولف نے دو تین
اقسام کے بیل ایسے کہائے ہین کہ جنکی شیرینی بلاشبہہ ممتاز تہی اور اونمین تخم بہی کم موجود تہے بی تخم
بیل بہی سُننے مین آیا ہے مگر مولف کو اسکی تحقیق نہین ہے بیل کی ایک قسم ہوتی ہے کہ جسکا پوست
نہایت نرم ہونیکی وجہ سے چہری سے آم کے پوست کیطور پر تراشے جانیکی صلاحیت رکہتا ہے
بیل کا پہل مارچ سے پکنا شروع ہوتا ہے اور اگر درخت سے جدا کیا جاوے تو اگست تک رہ سکتا ہے
ملک دکن مین بیل کا درخت قلیل الوجود ہے ورنہ تمام ہندوستان مین کثرت سے ہوتا ہے اس پہل کے
کہانے سے معدہ کی اصلاح ہوتی ہے اور پیچش کے عارضہ کو نہایت مفید ہوتا ہے ارباب بواسیر کے
لئے بہی بیل نافع ہے -

اسکا درخت تخم داب اور ٹوٹشی سے تیار کیا جا سکتا ہے۔ ایک برس کے اندر کے درخت کی تاثیر ہوتی ہے
اگر اوسکی جڑ کو تین ۳ یا چار دانہ گولمرچ کے ساتھ پیسکر مار گزیدہ کو پلا دیجاے تو سانپ کا زہر زایل ہو جاتا ہے
مولف کو اسکے جڑ کی نسبت یہہ بھی تجربہ ہے کہ اسکی جڑ کو ہاتھ مین لیکر گو ہن سانپ کے سامنے لیجاتی ہے
سانپ فوراً سر ڈال دیتا ہے اور اوسکی تیزی باقی نہین رہتی ہے۔ سپیرے اسکی جڑ کو ہاتھ مین
لیکر سانپ پکڑ لیتے مین۔

بیل کی ایک قسم ہوتی ہے جو کوہ ہمالہ مین دیکھی جاتی ہے اس قسم کے بیل کا پھل نہایت خرد ہوتا ہے
مگر اسکو کوئی نہین کہاتا اسکا مغز از اپچیش کے لئے معمولی پھل سے زیادہ تر نافع ہے یہہ قسم
ہندوستان کے میدانی حصو نمین نہین پائی جاتی ہے۔
اکثر بیل کے درخت خود رو درختونکی طرح ناپرسان حالت مین رہتے ہین حالانکہ یہہ درخت بھی
دیگر درختان مثمر کیطرح پرورش طلب ہے مناسب پرورش سے پھل خوش مزہ اور بزرگ
پیدا کرتا ہے۔

Jack Fruit

کٹھل

یہہ درخت ہندی وطن ہے تمام ہندوستان مین پایا جاتا ہے لیکن بنگالہ مین اسکی کثرت ہے
اور پنجاب مین قلت مگر اس قلت کی ساتھ بھی جو درخت سرکاری باغ لاہور مین موجود ہین خوب
پھل دیتے ہین اور شاداب دیکھے جاتے ہین کٹھل کے درخت کا قد بھو آم کے قد کے مماثل بلند اور
کشیدہ ہوتا ہی پتون کی ساخت خوبصورت رنگت گہری سبز اور خوشنما ہوتی ہے مقدار ثمر کے
اعتبار سے کوئی میوہ اس جسامت کا روی زمین پر نہین پایا جاتا ہے پھل کی جلد خار دار ہوتی ہے
مگر اسکے خار خار مغیلان کیطرح بڑے اور تیز نہین ہوتی ہین صرف سطح جلد سے کسیقدر اوبھرے ہوے
ہوے ہین اور بدن مین چبھ جانیکی صلاحیت نہین رکھتے ہین پختہ ہونے پر جلد نرم ہو جاتی ہے
اور چھری کی استعانت کے بغیر بھی پھاڑی جا سکتی ہے۔ داخل ثمر مین بہت کوئے ہوتے ہین

اور ہر کوئے مین ایک تخم ہوتا ہے۔ یہی کوئے کہائے جاتے ہین اس پہل کا مزا شیرین ہوتا ہے بہت
لوگونکو اسکی بو سے تنفر ہوتا ہے اس پہل کے کہانیکے لیئے قوی معدہ درکار ہے ضعیف معدہ والونکو
اسکے بہت کہانے سے احتیاط لازم ہے اکثر کٹہل کہانے سے بدہضمی پیدا ہوتی ہے مگر بیشتر
کہانے والون کی بے اعتدالی بدہضمی پیدا کرتی ہے یعنے اکثر کہانے کے بعد عوام کٹہل کے کوئے
دس بیس چٹ کر جاتے ہین۔ کٹہل کا یہہ قاعدہ ہے کہ شرکت غذا سے بیشتر فاسد ہو جاتا ہے
اور آخر کار تخمہ پیدا کرتا ہے اگر نہار منہہ یہہ پہل کہایا جاوے تو کبہی ہضم مین فتور نہین لاتا ہے
بلکہ لطف سریع الہضمی کا دکہلاتا ہے اندر دو گہنٹے کے خود ہضم ہوکر اشتہای صادق پیدا کرتا ہی
اور یہی کہانا اچہی طرح کہلاتا ہی کٹہل مقوی معدہ و مولد منی اور دافع رقت ہے مگر جس بدتمیزی سے اسکا
استعمال ہوتا ہے اوسکی وجہ سے بطی الہضم اور مضر سمجہا جاتا ہی۔
کٹہل کا درخت نومبر سے پہول دینا شروع کرتا ہے اور اسکا پہل ابتدائے برشکال سے پختہ ہونا شروع
ہوتا ہے آم کیطرح اسکی بہی ایک فصل معقول ہوتی ہے اور جن دیسونمین یہہ پہل کثرت سے پیدا ہوتا ہے
وہان کے سکنا اسکے پیداوار کو پیداوار غلہ کے مانند ضروری سمجہتے ہین اسی وجہ سے اغراض محاصل کے
اعتبار سے کٹہل کے پیداوار نفع خیز متصور ہے۔
اہل یورپ کو کٹہل مطبوع نہین ہے مگر بعض یورپین اسکو اسطور پر استعمال کرتے ہین کہ اسکے چند کوؤنکو
دودہ مین ڈالکر جوش کرتے ہین اور بعد ازان دودہ کو کوؤن کے سفل سے پاک کرکے کسی ظرف مین
سرد ہونیکے لیئے رکھہ دیتے ہین سرد ہونے پر یہہ دودہ جیلی کے مانند ہو جاتا ہے اور خوش ذائقگی
پیدا کرتا ہے۔
اقسام کے اعتبار سے کٹہل چند قسمون کا ہوتا ہے بعض بہت بڑا پہل پیدا کرتا ہے اور بعض بہت چہوٹا بعض کے
کوئے بہت بڑے اور بعض کے بہت چہوٹے اسیطرح شیرینی اور بوبائی مین بہی درجات دیکہے جاتے ہین
درجہ مقدار و شیرینی کے علاوہ ساخت اثمار مین بہی فرق دیکہا جاتا ہے بعض پہل کے کوئے خستہ
اور بستہ ہوتے ہین اور بعض کے نرم اور ڈہلے ہوئے جس پہل کے کوئے مین خستگی اور بستگی ہوتی ہے

وہی کہانیکے قابل ہوتا ہے اور جلد ہضم بھی ہوجاتا ہے جو کٹہل کا پہل زمین کے اندر پیدا ہوتا ہے
نہایت عمدہ ہوتا ہے جب ایسا پہل پختگی پر آتا ہے تب زمین شق ہوجاتی ہے اور چیونٹیان وہان پر کثرت سے
دیکھائی دیتی ہین منجملہ اچھی قسمون کے کٹہل کی ایک قسم ہوتی ہے جسکو خواجہ کا کٹہل کہتے ہین یہہ قسم
بڑے اور شیرین دانے پیدا کرتی ہے ۔ کٹہل کا درخت تخم سے تیار کیا جاتا ہے عوام کا یہہ خیال ہے
کہ جب کٹہل کا درخت ایک جگہ سے اوکھاڑ کر دوسری جگہ لگایا جاتا ہے تب ایسا درخت بارور
نہین ہوتا ہے یہہ خیال خلاف تجربۂ محققین ہے مولف کو اس امر کا تجربہ ذاتی بھی حاصل ہے ۔
کٹہل کے بڑے اور عمدہ دانون کے پیدا کرنیکی ایک ترکیب یہہ ہے کہ کٹہل کا تخم مع مغز خود ہی زمین مین
نصب کرتے ہین جب تازہ درخت تخم سے نکلتا ہے تب تین یا چار فٹ کے بانس کے ٹکڑے کو نصف سے
شق کرکے زمین مین اسطرح گاڑتے ہین کہ وہ نیا درخت اوس بانس شق شدہ کے درمیان مین
آجائے تہوڑے عرصہ مین اس بانس کے اندر سے بڑہکر وہ نیا درخت سر باہر نکالتا ہے اسوقتمین
بانس کے دونون جزون کو جو بنظر احتیاط بستہ رہتے ہین علحدہ کرنیکے بعد اوس نئے درخت کو زمین پر
جہکاتے ہین چونکہ اوس مین نہایت نرمی رہتی ہے جہکانے مین کسیطرحکی دقت نہین ہوتی ہے
جب زمین کے برابر ہوجائے تب اسکے تنے کو جو بہ سبب بانس کے اندر رہنے کے لانبا اور سیدہا
ہوجاتا ہے رسّن کیطرح بانٹتے ہین بانٹنے سے شکل تنے کی پیچکش کی سی ہوجاتی ہے بعد بانٹنے کے
اوس تنے کے اوپر مٹی ڈالتے ہین اور مٹی سے تمام درخت کو بہ استثنائے سر چہپا دیتے ہین جسقدر
سر کہلا رہتا ہے وہان سے درخت بالیدہ ہونا شروع ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ معمولی درخت کی ایسا
ہوجاتا ہے جو حصہ کہ زمین مین دفن رہتا ہے وہ بھی زیر زمین بالیدہ ہوتا جاتا ہے پانچ یا چھہ
برسون مین جب درخت پہل دیتا ہے تو نہایت عمدہ اور بڑے پہل کثرت سے تہ زمین اوس
گڑے ہوئے تنے مین پیدا ہوتے ہین اور وہی لطف دکہلاتے ہین جو اتفاقاً زمین کے اندر کا
کٹہل لطف پیدا کرتا ہے ۔

Monkey Jack

دی بہیل

اوسط قد کا درخت ہوتا ہے اسکا وطن ملک بنگالہ ہے اسکے پتے خوشنما مستطیل گہری سبز رنگ
طول مین ۸ انچ اور عرض مین ۴ انچ ہوتے ہین ایام برشکال مین یہہ درخت بار ور ہوتا ہے
اسکے پہل مقدار مین کوملے کے برابر سطح جلد اور سابری رنگ ہوتی ہین پہلون کا مزا اچہا
نہین ہوتا توبھی یہہ پہل ذایقۂ انسان مین در آتا ہے چنانچہ فرنیجر (R. Furminger)
صاحب لکھتے ہین کہ ہمکو ایسے لوگون سے بھی ملاقات ہوی ہے جنہون نے اس پہل کیطرف
اپنی رغبت کا اظہار مجہہ سے کیا ہے لیکن اگر اسکے پسند کرنیوالے خود مجہہ سے ایسا نکہے ہوتے
تو اسکے مرغوب متصور ہونیکا یقین ہمکو کبہی نہوتا بہر حال حضرات شایقین بلا لحاظ اسکی خوبی
یا بدی کے اپنے بڑے بڑے باغون مین اگر اسکو جگہہ دین تو انکی یہہ کارروائی مذاق علم
پروری سے بعید نہوگی بڑے باغون مین طرح طرح کے درخت ہوتے ہین اور سچ یہہ ہے کہ نیک
وبد کا گذر تمام ہے۔ **شعر** گر نیست جمال و رنگ و بویم ❊ آخر نہ گیاہ باغ اویم ❊

Bread Fruit

برڈ فروٹ

اس درخت کا وطن جزایر بحر کاہل وملکاز (Maluccas) وجاوا (Java)
ہے اسکا پتا عریض جلد دار اور گہرا سبز ہوتا ہے دیکھنے مین یہہ درخت نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے
مقدار مین اسکا پہل بڑے خربزہ کے برابر ہوتا ہے اور شکل مین کٹہل کے پہل سے مشابہت
رکہتا ہے لیکن کٹہل کے پہل کیطرح اسکی جلد خار دار نہین ہوتی ہے خار کی عوض تمام سطح
جلد پر جال سے نشان نمایان رہتے ہین اور خفیف سی بلندیان دیکہی جاتی ہین برڈ فروٹ کا پہل
بریان کرنے سے تازہ پاو روٹی کے چہلکے کے طور کا ہو جاتا ہے اور گہی یا مکہن مین تل ڈالنے سی
مائدہ کے پوڈنگ سے ممیز نہین کیا جا سکتا ہے۔
ہندوستان مین یہہ درخت بمبئی اور دکن کے بعض مقامون مین اور جزیرہ سنگلدیپ مین بہی دیکہا جاتا ہے

احاطۂ بنگالہ مین پہلے کہین نہ تہا لیکن اب نور الدین خانصاحب رئیس ٹالی گنج کے باغ مین جو خاندان شاہزادگان میسور سے ہین موجود ہے۔ بقیاس مولف یہہ درخت صوبہ بہار اور بھی ہندوستان کے بعض اور مقامون مین بالیدہ ہونیکی صلاحیت رکہتا ہی اگر ارباب شوق بنظر تجربہ اس درخت کو خانصاحب موصوف کے کارخانے سے منگاکر اپنے باغون مین نصب کرین تو اوس امر سے ترقی اثمار کی اعانت متصور ہے ۔

Bread nut

برِڈنٹ

یہہ بھی برِڈفروٹ کی ایک قسم ہے لیکن دونون کے پہلو نمین فرق یہہ ہے کہ برِڈفروٹ کے پہل کے خلاف اسکے پہل مین تخم ہوتا ہے برِڈنٹ کے درخت جو سرکاری بوٹانیکل باغ کلکتہ مین موجود ہین بہت قدآور ہین اور ہر سال بلاناغہ بارور ہوتے مین اسکا درخت تخم سے تیار ہوتا ہے ۔ اول اول سنہ ۱۷۹۳ع مین برِڈنٹ کے درخت باغ مذکور مین ڈاکٹر وایٹ (Dr. King) لائے تہے یہہ سب درخت سنہ ۱۸۱۲ع تک بارور نہ ہو سکے تہے چونکہ انکو نصب کئے ہوئے ایک عرصہ گذر گیا تہا اور اوس وقت تک کوئی درخت اون مین بارور نہ ہو سکا تہا اسواسطے ڈاکٹر راگبرگ (Dr. Ragaburgh) کی راے یہہ ہوئی تھی کہ ملک بنگالہ کی سردی زمستانی درخت برِڈنٹ کو مضر ہو کر مانع باروری ہوتی ہے لیکن ڈاکٹر موصوف کا یہہ قیاس غلط نکلا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ درخت بطی الثمر ہے لیکن مولف کو امید ہے کہ ارباب شوق اسکے بطی الثمری کو نظر انداز کر کے اسکو حصول تجربہ کی نظر سے لگاینگے ۔

Mulberry

توت

توت نسل اور نسبت کے اعتبار سے دو قسم کا ہوتا ہے ایک وہ جو ولایتی نسل اور ایرانی وطن ہے اور دویم وہ جو نسلاً اور وطناً ہندی ہے ۔

ولایتی توت کی بھی چند قسمین ہین منجملہ چند اقسام کے ایک قسم ہے جسکا پھل گول اور قد درخت قریب قد آدمی کے
برابر بلند ہوتا ہے اس توت کا پھل بزرگ اور بیحد شیرین ہوتا ہے اسکے پھل کو اہل عجم
خشک کر کے غیر فصل مین شکر پارے کے طور پر استعمال کرتے ہین اور حالت سفر مین بھی ساتھ
رکھتے ہین اور نخود بریان کے ساتھ تناول کرتے ہین اِس قسم کے توت کا خشک پھل مٹھائی
یا لوز کے برابر شیرین ہوتا ہے اور درد خناق کے زایل کرنے مین اکسیر کا حکم رکھتا ہے

اِس توت کے پھل کا موازنہ ایسے اہل ہند کے لئے جنکو سفر عراق و عجم کا اتفاق نہین ہوا ہے دشوار ہے
اِس میوے کے عمدگی و لطافت ذائقہ کرنیکے بغیر سمجھ مین نہین آسکتی ہے افسوس ہے کہ توت کی
یہہ قسم ہندوستان مین موجود نہین ہے کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین اسکے ایک دو درخت
ہین ہر چند دیکھنے مین شاداب ہین۔ مگر کبھی بار ور نہین ہوتے ہین ممکن ہے کہ اطراف دہلی و آگرہ و
امبالہ وغیرہ مین اگر اسکا درخت نصب کیا جاوے تو پرورش معقول کی صورت مین بالیدہ ہوکر
بارور بھی ہو سکتا ہے۔ کشمیر مین ایرانی توت کی یہہ قسم حسب مراد بار ور ہوتی ہے اسکا سبب یہی ہے
کہ کسیقدر آب و ہواے کشمیر کو آب و ہواے ایران کی ساتھ مناسبت ہے کوہی ہونیکے
علاوہ بنگالہ کے اعتبار سے کشمیر کو ملک ایران سے قربت بھی حاصل ہے ملک انگلستان مین
جو توت کی قسمین دیکھی جاتی ہین بیشتر ایرانی نسل ہین وہ قسم جسکی نسبت بالا مین حوالہ ہوا ہے
بلاشبہہ ایران سے گئی ہے جیسا کہ محققین انگریزی کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے افسوس ہے
کہ ہمارے ہندی ہموطنون کو اس عمدہ میوے کیطرف مطلق توجہ نہین ہے۔
بنظر تجربہ اگر اس عمدہ قسم کے ایرانی توت کو اپنے باغون مین جگہ دین اور اوسکی پرورش
و تربیت معقول مین کوشان ہون تو کوئی نتیجہ نیک حاصل ہو سکتا ہے۔

ہند مین توت کی جتنی قسمین موجود ہین اونکے اثمار ہندیون کے واسطے جو کچھہ سبب فخر ہون
مگر اہل عجم اور اہل فرنگ اونکو نہایت برا اور غیر قابل الاکل سمجھتے ہین مجھ سے بعض
اہل عجم نے ہندی توتون کی نسبت یہہ کہا ہے کہ ہند مین عمدہ قسم کا توت نہین ہوتا ہے

اور جتنی قسمین کہ دیکھی جاتی ہین سبکے سب قابل نظر بین ہین اہل فرنگ بھی اہل عجم کے اس رای کے شریک معلوم ہوتے ہین چنانچہ ریورنڈ فرمنجر (Rev. Firminger) لکھتے ہین کہ ہندوستان کے جتنے توت ہین اس قابل ہین کہ اونکے پھل طیور کی غذا کے لیے چھوڑ دیے جاوین مگر بیچارے ہندی ایرانی توت کے تصور مین اپنے دیسی موجود توت کو خیال سے دور نہین کر سکتے ہین اور جب توت کے باروری کی فصل آتی ہے رغبت کے ساتھ ذایقہ کرتے ہین اور بعض اشخاص اوسکا شربت بناکر اغراض طبیہ کے لیے بوتلون مین رکھ چھوڑتے ہین توت کی جو قسمین بارآور دیکھی جاتی ہین مندرج ذیل ہوتی ہین ۔

نمبر شمار	نام قسم	کیفیت
۱	توت دراز سفید	یہہ قسم شیرین دیکھی جاتی ہے پھلون کے مقدار مین مختلف سرزمینون کی تاثیر سے فرق پیدا ہوجاتا ہے شیرینی بھی مختلف درجہ کی ہوجاتی ہے ۔
۲	توت دراز سیاہ رنگ	اس رنگ کے توت بعض مثل نمبر ۱ کے شیرین اور بعض چاشنی دار ۔ اور بعض نہایت ترش ہوتے ہین ۔
۳	توت مدور شکل سیاہ رنگ	بیشتر اس قسم کا توت ترش پھل پیدا کرتا ہے مگر شیرین ثمر بھی لاتا ہے ۔

یہہ سب قسمین جو مندرج ہوئی ہین سب کے سب ہندی نسل ہین مگر لاہور مین توت کی اور بھی دو قسمین ہین جنکا وطن چین اور کشمیر ہے ۔ مولف نے ان قسمون کو اپنے باغون مین نصب کیا ہے مگر کم عمری کے باعث ابھی تک بارور نہین ہوئے ہین جو توت کہ کشمیری نسل ہے اوسکا پھل سرخ ہوتا ہے اور ذائقہ بھی برا نہین ہوتا ہے ۔

ایام سرما مین توت کا درخت تمام پتیون کو خزان کرکے ننگا ہوجاتا ہے پھر جب پتے نکالتا ہے تو
ساتھہ ہی پھل بھی لاتا ہے - بنگالہ مین ماہ فروری مین توت کا پھل پختہ ہوتا ہے اور صوبہ بہار سے
لیکر ممالک مغربی و شمالی و پنجاب و دکن مین توت کی فصل مارچ مین ہوتی ہے -
توت کا درخت تخم سے پیدا ہو سکتا ہے مگر قلم سے بہت جلد تیار ہوتا ہے اور عموماً قلم ہی کے
ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے قلم کی ترکیب امور کلیہ مین ذکر پا چکی ہے -

Fig

انجیر

ہندوستان کے میدانی حصون مین جو انجیر کی قسمین دیکھی جاتی ہین وہ یا کابلی یا ہندی نسل ہین
عمدہ وہی ہین جو کابل سے ہندوستان مین آئی ہین کابلی انجیر کی دو قسمین امبالہ مین دیکھی جاتی ہین
ایک وہ کہ جسکا پھل چھوٹا بھورا رنگ اور دوسری وہ کہ جسکا پھل بڑا اور سیاہ رنگ ہوتا ہے
یہہ دونو قسمین اگرچہ کابلی انجیرون کے برابر عمدہ پھل پیدا نہین کرسکتی ہین تو بھی بہت غنیمت ہین - جو
انجیر کہ ہندی نسل ہے وہ اچھے پھل پیدا نہین کرتی کابلی نسل کے انجیر کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل
باغ مین موجود ہین مگر بدانست مولف کبھی بارور نہین ہوتے ہین لیکن کلکتہ کے بعض اور
باغون مین انجیر کے دیسی درخت ہین جنکے پھل حسب مراد شیرین اور لذیذ نہین ہوتے مین
معلوم ہوتا ہے کہ کلکتہ اور اطراف کلکتہ کی سرزمین کو ولایتی نسل کی انجیرونکو بالیدہ و بارآور
کرنیکی صلاحیت نہین ہے پٹنہ اور اطراف پٹنہ مین بھی انجیر بکثرت پیدا ہوتا ہے مگر شیرین اور
لذیذ دانے پیدا نہین ہوتے -
کوہ ہمالہ مین دو قسمون کے انجیر پیدا ہوتی ہین جنھین کوہی لوگ فاگو اور تیل کہتے ہین یہہ دونو
قسمین عمدگی اور لطافت مین کابلی انجیرون کے قریب قریب ہوتی ہین مگر یہہ کوہی انجیر میدانی
ملکون مین بالیدہ نہین ہوتی ہین یہہ قسمین کوہستانی ملکون کے لئے موضوع ہوئی ہین -
انجیر کا درخت جاڑے کے زمانہ مین پتیون کو خزان کرکے سراپا برہنہ ہوجاتا ہے - پھر مارچ کے

رخصت ہوتے نئے پتے اوسکے پہل ایک ساتھہ نکلتے ہین اور ماہ مئی سے لیکر جولائی تک پہل پکا کرتے ہین
انجیر کی ایک قسم ہوتی ہے کہ جسکا پہل اگست مین پکتا ہے یہہ قسم امبالہ اور سہارنپور کیطرف دیکہی جاتی ہے
انگلستان مین انجیر کے درخت کو باغبانان انگریزی کم چہانٹتے ہین مگر ہندوستانی مالی ملک
ہندوستان مین جاڑے کے دنون مین جب پتے انجیر کے گرجاتے ہین تو انگوٹہے کے برابر موٹی
شاخون کو بیشتر چہانٹ ڈالتے ہین ۔

فرمنجر صاحب (Firminger صاحب) لکہتے ہین کہ پہل لگنے کے بعد انجیر کے درخت کو خوب
سیراب کرنا پہلون کے حق مین نہایت مفید ہوتا ہے لیکن وہ کہاد جو آم کے لئے درکار ہوتی ہے
اور جسمین چونے کا جزو شامل کیا جاتا ہے انجیر کے درخت کو خوب بالیدہ اور حسب مراد بارور
کرتی ہے صاحب موصوف لکہتے ہین کہ مین انجیر کے درختون مین قصابون کی دوکانون سے
خون منگا کر کہاد کے طور پر بہ افراط ڈالتا رہا مگر ظاہرا کوئی نفع نہوا بہرحال آم کی کہاد جسمین چونا
داخل کیا جاتا ہے انجیرونکی جڑ مین دینا چاہئے اور عندالتجربہ یہہ ترکیب انجیرون کے درختون کیلئے
بہت مفید دیکہی گئی ہے ۔

انجیر کا درخت قلم کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے مگر انجیر کے قلم تیار کرنیکا زمانہ بہادون سے
بہتر کوئی دوسرا نہین ہے ۔

Ficus glomerata

گولر (انجیر دشتی)

یہہ درخت ہندی وطن ہے اسکا قد بلند اور پہل اکثر پہیکا ہوتا ہے ۔ درخت انجیر کیطرح
اسکے جسم مین بہی دودہ موجود رہتا ہے یہہ درخت کوئی عمدہ میوہ نہین پیدا کرتا ہے البتہ
طبی مصالح سے اس درخت کو نصب کرنا مضایقہ نہین رکہتا ورنہ یہہ درخت باغ مین
نصب کرنیکی چیز نہین ہے اسکا پہل انجیر کے پہل سے مشابہ ہوتا ہے ۔ ارباب بواسیر کو
نفع دیتا ہے لیکن بطی الہضم ہوتا ہے ۔ گولر کی ایک قسم ہوتی ہے جسے کو ٹہا ڈومر کہتے ہین

کوٹہا ڈومر کا پہل ارباب سِل اور نفث الدم کو اکثر مفید ہوتا ہے ۔ یہہ دونون درخت صحرائی ہین اور بطور برگد اور پیپل کے ہندوستان مین نصب کیئے جاتے ہین اور کبھی پرورش کے محتاج نہین ہوتے ہین گولر کی چہال پیسکر اوس شخص کو پلانا جسنے افیون کہائی ہو بہت نفع دیتا ہے اس درخت کی چہال فعل افیون کی مبطل ہوتی ہے قریون مین گولر اور کوٹہا ڈومر کا لگانا مصالح سے خالی نہین ہے غربا اکثر ان درختون سے اقسام طرح کی راحت پاتے ہین ۔

یہہ دونون درخت تخم اور بھی قلم سے تیار کیئے جاتے ہین انکے درخت ہندوستان مین اکثر سرکاری سڑکون کے کنارے دیکہے جاتے ہین ۔

Pomegranate

انار

یہہ درخت تمام ہندوستان مین دیکہا جاتا ہے مگر کہین بھی اسکا پہل ویسا عمدہ نظر نہین آتا ہے جیسا کہ کابلی میوہ فروش ہر سال کابل کیطرف سے ہندوستان کو بہ کثرت لاتے ہین ۔ ہندوستان کے کوہی اور میدانی دونون حصون مین عمدہ انار پیدا نہین ہوتا ہے ۔ لفٹنٹ پاگسن (Lt. Pagson) لکہتے ہین کہ انار کی ایک کابلی قسم شملہ کے پہاڑ پر دیکھی جاتی ہے جسکا پہل ہرچند بہت بڑا ہوتا ہے لیکن نہایت ترش ہوتا ہے ۔ ترشی کی وجہ یہی ہے کہ وہان کی زمین مین آہک کا شمول بہت کم اور آہن کا شمول زیادہ ہے ۔ اطراف پٹیالہ مین بھی انار کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور دیسی انارون مین شیرینی اور مقدار کے اعتبار سے ممتاز شکل ہوتا ہے اسیطرح صوبہ بہار مین پٹنہ کا انار بھی شہرت رکہتا ہے مگر امر واقعی یہی ہے کہ کسی حصہ ہندوستان کا انار سراہنے کے قابل نہین ہوتا ہے لیکن پرورش معقول سے عمدہ انار پیدا کرنا ممکن ہے چنانچہ بارٹلٹ صاحب (W. H. Bartlett) نے مقام بکسر مین کابلی نسل انار کے بڑے بڑے دانے پیدا کیئے تھے صاحب موصوف لکہتے ہین

کہ ہم انار کے درخت کو خوب سیراب رکھتے تھے اور پھول لگنے کے زمانہ سے پھلون کے
پختہ ہونیکے وقت تک سیرابی مین کبھی کمی نہین کرتے تھے جیسے انار کے عمدہ دانے مسٹر
بارٹلٹ صاحب پیدا کرسکتے تھے اوس سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ بہار کی زمین کو
عمدہ انار کے پیدا کرنیکی صلاحیت حاصل ہے مگر اعلےٰ درجہ کی تربیت اور پرورش بھی
انار کے درختون کے لیے درکار ہے۔ اگر ارباب شوق بارٹلٹ صاحب کیطرح درختان
انار کی نگاہداشت کرین تو صاحب موصوف کیطرح اپنی کوششون مین کامیاب ہوسکتے ہین

انار دنیا کے عمدہ ترین اثمار مین ہے قرآن شریف مین اسکا ذکر انعام خداوندی کے طور پر موجود ہے
جن ملکون کی آب وہوا و سرزمین کو اس میوے کے ساتھہ موافقت ہے وہان یہہ میوہ
ایسا ہی پیدا ہوتا ہے کہ جسکی تعریف مین زبان قاصر ہوتی ہے۔ کپتان برٹن صاحب
(Captain Burton) اپنے سفرنامہ مین تین قسم کے انارون کا ذکر کرتے ہین
اول شامی دوم ترکی سوم مصری۔ شامی کی نسبت لکھتے ہین کہ نہایت عمدہ ہوتا ہے
اور سوائے مکہ معظمہ کے اسکے برابر کہیں انار نہین ہوتا ہے کپتان موصوف کی تحریر سے معلوم
ہوتا ہے کہ انار کا خاص ملک عرب اور فلسطین ہے۔ بلاشبہہ یہہ قول بہت صحیح ہے۔ اگر
انار کا وطن ہندوستان ہوتا تو ہندوستان بھی ان ملکون کے برابر عمدہ انار پیدا کرسکتا۔ مگر
ارباب شوق اس سے یہ قیاس نفرمادین کہ پرورش و تربیت کے بعد بھی ہندوستان مین
اچھا انار نہین پیدا ہوسکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ شامی اور کابلی انار کے برابر ہندوستان کی
سرزمین انار عمدہ پیدا نہین کرسکتی ہے تاہم تدبیر معقول سے یہ میوہ ایسا پیدا ہوسکتا ہے
کہ برغبت ذائقہ کیا جاسکتا ہے۔

ہندوستان مین شیرین اور ترش دونون قسم کے انار پیدا ہوتے ہین اور مولف نے
خود قندھاری بیخوش انار کے تخم سے بھی انار کے درخت پیدا کیئے ہین۔ ترش انار
سوائے طبی اغراض کے اور کسی مصرف کا نہین ہوتا ہے۔ انار ترش کے بیخ کا پوست

قتل دیدان کی پوری قوت رکھتا ہے اور اسکے چھلکے سے خضاب کا عمدہ نسخہ تیار ہو سکتا ہے۔
ہندوستان مین انار کی ایک قسم اور بھی ہوتی ہے جس سے صرف پھول پیدا ہوتا ہے جسے گلنار
کہتے ہین تمام اقسام انار کا پھول نہایت شوخ سرخ رنگ ہوتا ہے اور اس سے باغون کی
بڑی بھی زینت متصور ہے۔

تغذیہ وتقویت کی نظر سے انار کے درختون مین ہندوستانی مالی سرخی اور گوبر بوسیدہ دیتے ہین
اس ترکیب سے انار کا درخت حسب مراد بالیدہ اور بار آور ہوتا ہے مگر چونے کے جزو کے شامل
کرنے سے پھل خوش مزہ اور شیرین پیدا کرتا ہے جو نسخہ کہ کوئلے کے بیان مین مذکور ہوا ہے
انار کو بھی نہایت نفع پہونچاتا ہے انار مین کھاد دینے کا زمانہ ماہ دسمبر ہے اور ہر سال
بلاناغہ کھاد دینی چاہیے۔

کیڑے کی ہتھیلیان پھلون پر چڑہانا چاہیے انار دانیان بنظر استحفاظ اثمار درکار ہوتی ہین
طیور اور گلہریان اکثر پھلون کو خراب کرتی ہین لیکن انار دانیون کے ذریعہ سے پوری حفاظت
پھلون کی ہوتی ہے انار کا درخت بھی چھانٹے جانے کا محتاج ہوتا ہے اچھا چھانٹنے سے حسب مراد
پھل لاتا ہے۔

انار کا درخت تخم وقلم اور داب کے ذریعے سے تیار ہوتا ہے۔ بیشتر داب کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے
مگر پیوند سے بھی تیار ہو سکتا ہے چنانچہ فرمنجر صاحب ([illegible]) لکھتے ہین کہ
بہترین ترکیب انار کے درخت کے تیار کرنیکی یہ ہے کہ پیوند سے تیار کیا جاوے لیکن اس
ترکیب کے پابند کم لوگ نظر آتے ہین۔ پیوند کے لیے انار کا بیج درکار ہے۔ چاہیے کہ تخمی
انار ایک یا دو سالہ جب ہو جائے تب کسی عمدہ قسم کے انار سے وصل کا سامان کرین۔

زیادہ مرطوب زمین انار کے درخت کو مضر ہوتی ہے۔

انار بھی اون درختون سے ہے جنکو صلاحیت بے دانہ اثمار کے پیدا کرنے کی حاصل ہے
پیدا نہ کرنیکی ترکیب وہی ہے جو لیچو کے بیان مین ذکر پاچکی ہے۔

Olive

زیتون

بقول فرمنجر صاحب (Firminger صاحب) اس درخت کا وطن یورپ کا جنوبی حصہ ہے شام کے ملک مین بھی کثرت ہوتا ہے مگر ظاہرا ہندوستان کی آب وہوا کو اس درخت کے ساتھہ مناسبت نہین ہے زیتون کے درخت کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین موجود مین مگر ثمر لاتے کبھی دیکھے نہین گئے اس باغ مین یہ درخت ۱۸۰۰ء مین نصب ہوئے تھے اورابتک ثمر نہین لاتے ہین - ملک پنجاب مین بھی زیتون کے درخت لگائے گئے ہین مگر اون کے مثمر ہونیکی امید نہین کیجاتی ہے - تجربہ کافی کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی آب وہوا درختہائے زیتونکو مفید نہین ہوتی ہے - گرم ملک جیسے ہندوستان ہے اوسیقدر اس درخت کو ضرر رسان ہوتا ہے جتنا کہ سرد ملک جیسے انگلستان اسکو غیر موافق مزاج پڑتا ہے اعتدال حرارت وبرودت کے بغیر زیتون کا درخت بالیدہ اور بار ور نہین ہوسکتا ہے اسواسطے یورپ کے جنوبی حصہ مین اسکی کثرت دیکھی جاتی ہے -

Almond

بادام

ڈاکٹر وایٹ (Dr. Voigt) کہتے ہین کہ اطراف کلکتہ مین بادام کے نصب کرنیکی بہت کوشش عمل مین آئی ہے مگر ہمیشہ ناکامیابی مترتب ہوئی ہے عموما صوبہ بنگالہ اور بہار کو اس درخت کے بالیدہ کرنیکی صلاحیت نہین ہے - بعض اضلاع مغربی وشمالی مین تردد بلیغ کے ساتھہ یہ درخت بالیدہ اور مثمر ہوا ہے مگر فرمنجر صاحب (Mr. Firminger) لکھتے ہین کہ مقام فیروز پور مین ہمنے بادام کے تخم بوئے اور بونیکے وقت سے تین سال کے اندر اسکے درخت بالیدہ ہوکر بار ور ہوے - بادام کا درخت خوبصورت اور باغون مین لگانیکے قابل ہوتا ہے بادام کے درخت تیار کرنیکی ترکیب یہ ہے کہ دانہ بادام کے پوست کو شکستہ کرکے زمین مین گاڑ دیتے ہین تہوڑے عرصہ مین تخم سے درخت نکل کر زمین مین بہت جلد دور تک

جڑ پھیکتا ہے اس سبب سے بادام کے نئے درخت کو اس بات کی صلاحیت حاصل نہین رہتی ہے
کہ ایک جگہ سے اوکھاڑ کر دوسری جگہ نصب کیا جاسکے پس لازم ہے کہ اونہین مقامون پر
اسکے تخمون کو نصب کرین جہان پر اسکے درختون کا لگانا منظور ہو تخم ریزی کے وقت
ایک ایک جگہ تین یا چار تخم نصب کرنا چاہئے اور جو درخت ان تخمون سے قوی پیدا ہو
اوسے رکھکر باقی کو ضائع کر ڈالنا چاہئے۔

Indian Almond

دیسی بادام

ہندوستان کا ایک خودرو اور صحرائی درخت ہے بہت بلند قامت خوشنما اور سایہ دار
ہوتا ہے اسکے پتون مین گہری سبزی اور خوشنمائی ہوتی ہے اسکے پہل کے اندر خوش مزہ
مغز ہوتا ہے۔ ہندوستانی اخروٹ و بادام وغیرہ سے دیسی بادام اچھا ہوتا ہے۔
کہانیکے وقت اسکے مغز کو پانی مین ڈال دیتے ہین اور پانی سے نکال نکال کر کہاتے ہین
سال مین دو بار یہ درخت پہل لاتا ہے۔ بار اول اسکا پہل ماہ مئی مین اور بار ثانی ماہ
نومبر مین مراد پر آتا ہے۔ اس درخت کا پہول چہوٹا اور رنگ مین سفید ہوتا ہے۔ بڑے
بڑے باغون مین یہ درخت لگانیکے قابل ہے۔ اور یقین ہے کہ پرورش معقول سے
مقدار و ذایقہ مین اس درخت کا پہل ترقی کرے۔

Pako

پاکو

اس درخت کا وطن چین ہے اوایل مین جسکو عرصہ دراز گذرا اسکے درخت کلکتے کے باغون مین
لگائے گئے تھے اور حال مین مسٹر فارچون (Mr Fortune) نے اسکے درخت چین سے
بہیجے ہین مگر جتنے درخت اسوقت موجود ہین سب ویسے کے ویسے ہی ہین کسی نے جسما ترقی
نہین کی ہے۔ ریورنڈ فرمنجر (Rd Firminger) لکہتے ہین کہ ہمنے اسکے درخت

بمقام اوٹاکمنڈ (Ootacamund) سرکاری باغون مین بہی دیکہے مگر وہان بہی جیسے
ابتدا مین لگائے گئے تہے ابہی تک ویسے ہی ہین ملک چین مین اسکا درخت نہایت تنا ور ہوتا ہے
اسکے پہل کو کٹہل کے تخم کیطرح بہونکر کہاتے ہین بیرن ہمبولٹ (Baron Humboldt)
اس درخت کے وطن کی نسبت لکہتے ہین کہ اسکے اصلی وطن کی تحقیق نہین ہوئی ہے بہرحال
چونکہ یہ درخت ہندوستان مین چین سے آیا ہے اور چین مین حسب مراد بالیدہ ہوتا ہے ہملوگ
ہندی وطن اگر اسے چینی وطن سمجہین تو کوئی مضایقہ نہین۔

China Chestnut

چینا چسٹنٹ

ریورنڈ ہننگز (Rev. Hennings) کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس درخت کا وطن
ملک ہندوستان ہے۔ اہل ہند اسے کیا کہتے ہین مولف کو اسکی اطلاع نہین ہے اسواسطے
مولف نے انگریزی نام بحال خود رہنے دیا حسب قول ڈاکٹر راکسبرگ (Rox-
burgh) اسکے پہل کو بہونکر کہاتے ہین بریان ہونے سے انگریزی چسٹنٹ کیطرح خوش
ذایقہ ہوجاتا ہے ڈاکٹر موصوف کے زمانے مین کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین اسکے
بڑے بڑے درخت موجود تہے مگر اب اونکی جگہ پر چہوٹے چہوٹے نوعمر درخت دیکہی جاتی ہین۔

(Indian Walnut)

اخروٹ ہندی

یہہ درخت ہندی وطن ہے میانہ قامت ہوتا ہے اسکی پتی گوشہ دار ہوتی ہے اور پہل قریب
قریب مدور شکل مقدار مین اخروٹ ولایتی کے برابر مگر اخروٹ ولایتی سے ذایقہ مین کم خوش مزہ
ہوتا ہے مولف نے اسکے درخت شملہ کے پہاڑون پر بکثرت دیکہے ہین ہندوستان کے میدانی
حصہ مین شاید یہہ درخت باردار نہین ہوتا ہے۔ مارچ مین یہہ اخروٹ کا درخت سفید رنگ
کے پہول لاتا ہے اور آخر جولائی مین اسکا پہل مراد کو پہونچتا ہے اسوقت مین بار ثانی یہہ درخت

پہول دیتا ہے مگر اسوقت کے پہول سے پہل نہین پیدا ہوتے ہین - اخروٹ ہندی کا درخت اسکے پہل کے نصب کرنے سے پیدا ہوتا ہے -

Chinese Chestnut

چسٹنٹ چینی

یہ درخت چینی وطن ہے ڈاکٹر وایٹ (Dr. Voigt) کے بیان سے معلوم ہوا ہے کہ ۱۸۳۶ء مین اسکا درخت بار اول کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین چین سے لاکر نصب کیا گیا تھا مگر ۱۸۴۱ء تک بارور نہین ہوا تھا بعد اسکے ایک سو درخت تخمی ۱۸۵۴ء مین مسٹر فارچون (Mr. Fortune) کے ذریعہ سے آگرہ ہارٹیکلچرل سوسائٹی (A. H. Cultural Society) کے باغون مین لگائے گئے تھے مگر ناموافقت آب وہوا سے کوئی درخت بھی بالیدہ نہو سکا اور اسوقت جتنے موجود ہین سب مبتلائے بدحالی ہین مسٹر فارچون کا بیان ہے کہ اس درخت کا پہل اسپین (Spain.) کے چسٹنٹ کے برابر اچھا ہوتا ہے -

Spanish Chestnut

چسٹنٹ اسفنی (اسپینی)

ڈاکٹر وایٹ کا بیان ہے کہ یہہ درخت کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین لگایا گیا تھا اور لگائے جانے کے بعد پندرہ برس تک موجود رہا مگر کبھی پہول بھی نہ لایا فرنجو صاحب کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ اب یہہ درخت باغ مذکور مین موجود نہین ہے - مولف کو عند التحقیق یہہ بات دریافت مین آئی ہے کہ چسٹنٹ کی یہہ قسم دریائے ستلج کے گرد ونواح مین حسب مراد بارور ہوتی ہے مگر لاہور کی سرزمین اس درخت کے بالیدہ اور بارور کرنیکی صلاحیت نہین رکھتی ہے -

Walnut

اخروٹ ولایتی

یہ درخت شمالی ہندوستانی کے کوہی حصون مین کثیرالوجود ہے مگر بہ تحقیق مولف عمدگی پیداوار کے اعتبار سے ہندوستان مین کہین بھی حسب مراد بارور نہین ہوتا ہے یعنی جو لطافت کابل وغیرہ کے اخروٹ مین ہوتی ہے ہندوستان کے ولایتی اخروٹ مین نہین پائی جاتی ہے۔ اصل ولایتی اخروٹ کا پوست باریک مغز لطیف اور ذائقہ خوشگوار ہوتا ہے۔ یہ بابت ہندوستان کے ولایتی اخروٹ مین موجود نہین رہتی ہے۔

اخروٹ ولایتی کا درخت شمالی ہندوستان کے کوہی مقامات کے سوا ہندوستان کے اور کسی مقام مین بالیدہ نہین ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمنجر (Firminger) صاحب کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ درخت کوہ نیلگری پر کبھی دیکھا نہین گیا ہے اور نہ کہین ہندوستان کے کسی میدانی حصے مین بارور ہوتے پایا گیا ہے بلکہ اور اطراف کلکتہ مین اسکے درخت تیار کئے گئے تھے مگر کوئی بھی بالیدہ نہ ہو سکا سب کے سب آخرکار ضائع ہو گئے۔

یہ درخت آم کے بڑے درخت کے برابر کشیدہ قامت ہوتا ہے اسکی تیار کا پچیان لاہور اور سہارنپور کے سرکاری باغون مین فروخت کی نظر سے موجود رہتی ہین لیکن چونکہ ہندوستان کے میدانی حصون مین یہ درخت بالیدہ اور بارور نہین ہوتا ہے۔ ارباب شوق میدانی زمینون مین اسکی پرورش کا خیال نفرمائین۔

اخروٹ ولایتی کا درخت اوسکے پھل کو نصب کرنے سے تیار ہوتا ہے۔

Pistachio nut

پستہ

تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ پستہ کا اصلی وطن ملک شام ہے۔ لیکن پستہ بصرہ مین بھی بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ افغانی میوہ فروشون کا بیان یہ ہے کہ کابل کی سرزمین اس میوہ کے پیداوار کی صلاحیت نہین رکھتی ہے ہندوستان مین جسقدر یہ میوہ آتا ہے بلخ سے آتا ہے

ڈاکٹر لِنڈسی اسٹیورٹ (Dr. Lindsay Stuart) اپنے سفرنامہ مین لکھتے ہین کہ ہم نے
پستہ کے بہت درخت پنجاب کے نمک کے پہاڑون مین دیکھے ہین - اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ ہندوستان مین بھی پستہ پیدا ہوتا ہے - ڈاکٹر وایٹ (Dr. Voigt) کے
بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پستہ کا درخت کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین لگایا گیا تھا
مگر اوسکے پھول یا پھل لانے سے ڈاکٹر موصوف کو اطلاع نہین ہے - فرمنجر صاحب کی تحقیق
سے معلوم ہوتا ہے کہ اب پستہ کا کوئی درخت باغ مذکور مین نہین ہے -

Cashew nut

جنگلی بادام (کاجو)

اس درخت کا ملک ہندوستان اور بھی ویسٹ انڈیز[1] (West Indies) ہے
میجر ڈروری (Major Drury) کا بیان ہے کہ یہ درخت ملک دکن مین بہت
تناور ہوتا ہے اسکے پتے نہایت زیبا ہوتے ہین اور اسکے پھولون سے میٹھی باس آتی ہے
فرمنجر صاحب لکھتے ہین کہ ہمکو ایسا معلوم ہوا ہے کہ یہ درخت ملک برہما مین کثیر الوجود ہے اور اسقدر
جلد تیار ہوجاتا ہے کہ نصب کرنیکے دوسرے ہی سال بکثرت پھل بھی لاتا ہے - بہ تحقیق ڈاکٹر
راکسبرگ (Dr. Roxburgh) یہ درخت صرف سمندر کے قریب مین جہانکی
زمین سراسر ریگ ہوتی ہے پایا جاتا ہے جنگلی بادام کے دو تین درخت کلکتہ کے سرکاری
بوٹانیکل باغ مین موجود ہین مگر حسب مراد بالیدہ نظر نہین آتے ہین بہر حال حسب تحقیق فرمنجر صاحب
یہ درخت باغ مذکور مین ماہ اپریل پھول لاتے ہین اور ایام برشکال مین انکے پھل پختہ ہوتے ہین
مولف نے وہان ان درختون کو نہ اونکے پھول لانیکے زمانے مین اور نہ اونکی حالت بار دیگین
دیکھا ہے - تحریر صاحب موصوف سے معلوم ہوتا ہے کہ اس درخت کا پھول خرد مقدار
سفید رنگ مختصر شکل ہوتا ہے - اس درخت کے پھل کی نسبت ڈاکٹر میکفیڈین

[1] چند جزایر امریکہ اس نام سے معروف ہین -

(Dr. macfadyen) کی یہ راے ہے کہ مسکہ ڈاکٹر موصوف اسکو بریان کرنے
سے اسکا ذائقہ بادام شیرین اور پستہ سے کم نہین ہوتا ہے۔ اسکے پہلون سے مربی
بناتے ہین اور یہ مربے نہایت خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ بقیاس مولف اسکا مربے بادام
اور پستہ کے مربے کے طور پر بنایا جاتا ہوگا۔ بہرحال اس درخت کا پہل شکل اور
مقدار مین چہوٹے ٹگردے کے برابر ہوتا ہے اسکے پوست مین بڑی سختی وو بازتا اور
جلا ہوتی ہے پوست اور مغز کے درمیان بہورا رنگ روغن پایا جاتا ہے یہ روغن
جسکا مزا نہایت تیکہا ہوتا ہے بدشواری مغز سے علحدہ ہوتا ہے بریان کرنے پر
بھی اس روغن کا اثر مغز مین رہ ہی جاتا ہے۔

Bochania Latifolia

بولینیالیٹیفولیا

اس درخت کا وطن ساحل کارومنڈل (Coromandel) اور ساحل
مالابار (Malabar) ہے ان دیار کے لوگ اس درخت کو
کیا کہتے ہین۔ اس سے مولف کو آگاہی نہین ہے لیکن زبان اردو مین شاید اس درخت کا
کوئی خاص نام نہین ہے۔ اسواسطے مولف نے اس درخت کے لاطینی نام کو درج
کتاب کرنا مناسب سمجھا بہرحال بوکینیا لیٹیفولیا کا درخت بہت عظیم ہیکر ہوتا ہے اسکے
پہل کے اندر مغز ہوتا ہے جو بادام شیرین کا بدل سمجھا جاتا ہے۔ اور وہان کے لوگ
اسے بادام شیرین کی جگہ پر استعمال کرتے ہین۔ اسکو بریان کرکے شیرے کے ساتھ
بھی کہاتے ہین کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین اسکے چند درخت موجود ہین مگر کبھی
باردر ہوتے نظر نہ آئے۔

Otaheite Chestnut

اوٹاہیٹ چیسنٹ

اس درخت کا وطن جزایر سوسائٹی (Society Islands) و فرنڈلی (Friendly Islands) ہے - یہ درخت تناور ہوتا ہے اور اسکے پھل کا مغز اکثر استعمال مین آتا ہے مگر خوش ذایقہ نہین ہوتا کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین یہ درخت موجود ہے اور بار ور بھی ہوتا ہے مگر وہان اسکا پھل قابل ذایقہ نہین سمجھا جاتا ہے -

Moirtan Bay Chestnut

چسٹنٹ خلیج مارٹین

اس درخت کا وطن ملک نیو ہالینڈ (New Holland) ہے اسکا درخت چھوٹے قد کا ہوتا ہے اسکے پھل کے مغز کو بریان کرکے کھاتے ہین - مغز کا مزا چسٹنٹ کا سا ہوتا ہے - کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین اسکا درخت ڈاکٹر وائیٹ (Dr Voigt) کے وقت مین موجود تھا مگر حال مین پھر اسکے چند درخت وہان لگائے گئے ہین - فرمنجر صاحب لکھتے ہین کہ بنگلور (Banglore) کے سرکاری باغ مین ہمنے اس چسٹنٹ کا ایک شاداب درخت دیکھا ہے وہان اس درخت کی قدر اسکے خوش جمال ہونیکی باعث ہوتی تھی کوئی اس درخت کے پھلون کیطرف متوجہ نہین ہوتا تھا چنانچہ وہان کے مالی نے ہمسے بیان کیا کہ اسکے پھلون کو طیور وغیرہ بھی نہین پوچھتے ہین - البتہ اس درخت سے زیبایش باغ متصور ہے خاصکر اس سبب سے کہ اسکا پھول خوشرنگ سرخ ہوتا ہے -

Barazil nut

اخروٹ برازل

یہ درخت امریکہ وطن ہے ضلع اورینیکو (Orinico) اور دریاے

---

۱ سابق مین اسکا حال لکھا جاچکا ہے - ۲ ایضا ۳ ایضا ۴ یہ خلیج جزیرہ اسٹریلیا (Austaralia) سے متعلق ہے ۵ اسکا بیان سابق مین آچکا ہے ۶ امریکہ جنوبی کا ایک دریاے عظیم ہے -

امیزن (R. Amazon) کے گرد و نواح مین دیکہا جاتا ہے وہان کے جنگل کے درختون مین یہ بزرگ ترین درخت ہے۔ جس اطراف مین یہ ہوتا ہے وہان کے مختلف اقسام کی تناور اشجار جو اسکے آس پاس مین موجود رہتے ہین اسکی بلندی اور جسامت کے آگے مختصر معلوم ہوتے ہین اسکا پہل کیتہ بیل کے پہل کے برابر ہوتا ہے اور امریکہ سے یورپ مین فروخت کی نظر سے لایا جاتا ہے لندن کے میوہ فروشون کی دوکانون مین اسکے پہل بکثرت موجود رہتے ہین اگر ارٹیکلچرل سوسائٹی (Agri-Horticultural Society) کے باغون مین اس درخت کے پیدا کرنیکی کوشش کی گئی تہی مگر کامیابی حاصل نہین ہوئی ناکامیابی کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ تخم ریزی کے لئے اسکے پہل یورپ سے منگوائے گئے تہے۔ چونکہ اسکا مغز کثیر الدہن ہوتا ہے اور اوسکے روغن مین جلد خرابی لاحق ہوجاتی ہے یورپ سے اسکے پہلون کا ہندوستان تک بامراد پہونچنا خاصکر اوس حالت مین کہ یہ پہل امریکہ سے خود بہ دیر یورپ مین پہونچتا ہے بہت دشوار متصور ہے اسکے علاوہ آب ہوا کلکتہ بلکہ تمامی ہندوستان کی آب و ہوا اس درخت کے ناموافق معلوم ہوتی ہے اگر اسکے چہوٹے درخت بہی امریکہ سے منگوا کر اس ملک مین لگائے جاوین تو اونکی بالیدگی دقت سے خالی نہوگی مگر ہر حال مین امتحان شرط ہے ارباب شوق کی پس پائی خوب نہین۔

Dellenia Speciosa

چلتا

یہ درخت ہندی وطن ہے مگر بنگالہ مین اس درخت کی بہت قدر کیجاتی ہے کسواسطے کہ اسکا پہل اہل بنگالہ کو نہایت مرغوب ہوتا ہے اہل بنگالہ اسکے پہل کے بہت خواہان نظر آتے ہین چونکہ صوبہ بہار مین اسکا درخت کم ہے اتفاقاً جس باغ مین ہوتا ہے اوس باغ کے مالک سے وہ اہل بنگالہ جو صوبہ بہار مین آبسے ہین اس پہل کی فرمایش کرتے ہین عموماً اہل بہار

ملہ یہ بہی امریکہ جنوبی کا دریا ہے مگر اس دریا سے بزرگتر کوئی دریا دنیا مین نہین ہے۔

اس پہل کو مصرف مین نہین لاتے ہین یعنی ایسے لوگ بہی جو صحبت اہل بنگالہ کی وجہ سے اس پہل کے استعمال سے واقف ہوگئے ہین اسکی طرف توجہ نہین کرتے بہرحال اہل بنگالہ اسے جہان پاتے ہین شوق سے اپنے مصرف کے لئے لیجاتے ہین - مولف کو بھی بوضع اہل بنگالہ اس پہل کے ذائقہ کرنیکی نوبت آئی ہے - واقعی یہ ہے کہ چندان بد ذائقہ نہین ہوتا ہے - بہ نظر تحقیق جو حضرات اسکے مزے سے واقف نہین ہین اسکا امتحان فرمالین البتہ اسقدر عمدہ بہی اسکا ذائقہ نہین ہوتا ہے کہ انسان عش عش کرکے کہاے گو امر واقعی یہی ہے کہ اہل بنگالہ اس پہل کو عش عش کرکے کہاتے ہین خیر بڑے باغون مین اسے جگہ دینا غیر مناسب نہین معلوم ہوتا ہے - خاص کر ایسی حالت مین کہ احباب بنگالہ وطن اکثر اسکے پہل کی فرمائش کرتے ہین -

چلتے کا درخت بلند اور خوش قامت اور نیز سایہ دار ہوتا ہے اسکے پتے عریض خوش رنگ کہلتے سبز اور خوش نما ہوتے ہین ماہ جولائی مین یہ درخت پہول دیتا ہے - پہول مقدار مین بڑا سفید رنگ اور بوبا ہوتا ہے - نصف ستمبر مین اسکا پہل قابل مصرف ہو جاتا ہے - پہل چہوٹے بیل کے برابر پوست بالاے پوست بشکل پیاز ہوتا ہے - جب سب چہلکے علحدہ کیئے جاتے ہین تب وہ شئے نکلتی ہے جو خوردنی متصور ہوتی ہے حالت طبعی مین اس شئے کا مزا ترش ہوتا ہے لیکن بقول فرمنجر صاحب (Firminger) جب اوسمین چینی ڈالکر آگ پر پکاتے ہین تو اوسکا مزا ویسا ہی ہو جاتا ہے جیسا کہ سیب ترش کو بہ ترکیب بالا پختہ کرتے ہین لیکن فرق اسیقدر ہوتا ہے کہ سیب کے خلاف چلتے کا مغز ریشہ دار ہوتا ہے -

یہ درخت تخم کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے - مولف نے چلتے کے درخت کو تخم سے پیدا ہوتے دیکھا ہے - چنانچہ ایک باغ مین جو قریب داناپور کے موضع نیورہ مین واقع ہے سابق سے ایک درخت چلتے کا تہا اگر تخم کے ذریعہ سے کچھ عرصہ کے بعد

چند درخت خود رو اور بھی پیدا ہو گئے اونمین سے اب تک دو چار موجود بھی ہین۔ احباب بنگالہ وطن اسکے پہلون کی بڑی قدر دان ہوتے ہین اور کبھی منگوا لیتے ہین اور کبھی خود بھی لیجاتے ہین مگر مالک باغ کے مصرف مین آتے اسکے پہل کو کسی نے نہین دیکھا۔ واقعی یہ ہے کہ اہل بہار جسقدر اس پہل کو بیکار سمجھتے ہین یہ محض اونکی نا توجہی اور لا علمی کا سبب ہے۔ جنگڑی یعنے جھینگے کے ساتھ چلتا جو لطف دیتا ہے اوسکا مزا اوسکے قدر دانون سے پوچھیے۔

Puneeala Plum

پنیالہ

یہہ درخت ہندی وطن ہے مگر صوبہ بنگالہ اور بہار مین بکثرت دیکھا جاتا ہے۔ اطراف آگرہ اور دہلی مین قلیل الوجود ہے اور پنجاب مین بالکل غیر معروف ہے۔

اسکا قد ۳۰ فٹ تک بلند ہوتا ہے۔ پتے سبز اور چھوٹے ہوتے ہین اور شاخین کانٹون سے بھری رہتی ہین۔ ماہ ستمبر اور اکتوبر مین اس درخت کا پہل مراد پر آتا ہے پہل کی شکل گول بیر کیسی ہوتی ہے اور مقدار ابھی ڈلی کے قریب قریب ہوتا ہے۔ پہل کا رنگ خامی مین سبز اور پختگی مین میلا بینگنی اور مزا کساؤ کے ساتھ خفیف شیرین ہوتا ہے۔ کھانیکے قبل انگلیون سے مل لینے سے اسکا مغز نرم اور خوش مزہ ہو جاتا ہے۔ بحالت موجودہ پہل کچھ ایسا قابل توجہ نہین ہے مگر پرورش اور احتیاط سے پنیالے کا درخت اثمار خوش آئند پیدا کر سکتا ہے۔ لفٹننٹ باگسن (Pogson صاحب) لکھتے ہین کہ اس درخت کی شاخین اسقدر چھانٹی جائین کہ اسکا قد ۱۲ فٹ بلند رہجاوے بیکار بیرانی لکڑیان سب علحدہ کر دیجاوین اور شاخین بوضع بیر و آلو بخارا وغیرہ تراش ڈالی جائین۔ زمین کھود کر جڑین کھولدیجائین اور جو کھاد کہ عموماً میوون کے درخت کیواسطے درکار ہے ڈالی جائے اور پرانی مٹی دور کرکے نئی مٹی تھالون مین بھری جاے اس ترکیب سے درخت

کی اصلاح بطور کافی ہوگی اور قوت مثمرہ ترقی کر جائیگی اور پھل حسب مراد سابق سے بہتر پیدا ہونگے۔
پپنیاے کا درخت تخم سے پیدا ہوتا ہے۔ ہر پھل مین چند تخم ہوتے ہین کھانے کے بعد
اسکے تخم کو بونا چاہیئے۔ مولف نے اسکے درخت تخم سے تیار کئے ہین۔

Flacourtia Inermis

ٹومی ٹومی

فرمنجر صاحب (Rev. Firminger) لکھتے ہین کہ یہ درخت بھی پپنیاے کے طور کا پھل دو ایک مہینا دیر کر کے پیدا کرتا ہے مگر اسکا پھل پپنیاے کے پھل سے کم رتبہ ہوتا ہے ٹومی ٹومی کا پتا پپنیالی کے پتے سے بڑا ہوتا ہے اور اسکا درخت کانٹون سے بالکل پاک ہے۔
یہ درخت بھی پپنیاے کے مانند تخم کے ذریعہ سے پیدا ہوتا ہے۔

Averrhoa Carambola

کمرخ

اس درخت کا وطن مولکاز (Moluccas) ہے مگر ہندوستان کی اکثر جگہونمین پایا جاتا ہے اطراف کلکتہ و پٹنہ و فیض آباد وغیرہ کیطرف کمرخ کا درخت کثیر الوجود ہے اس درخت کا ۳۰ فٹ تک بلند دیکھا گیا ہے اسکے پتے چھوٹے خوشرنگ اور گھنے ہوتے ہین پھول کا رنگ ہلکا زرد ہوتا ہے اور پھل حالت خامی مین سبز رنگ اور پختگی مین گہرا زرد ہوجاتا ہے پکنے پر اسکے پھل مین ایک خوش آیند بو پیدا ہوتی ہے پھل طول مین نصف بالشت اور پہلودار ہوتا ہے۔ اسی پھل کے نام سے لفظ کمرخی نے رواج پایا ہے جس سے ہر کہ و مہ مطلع ہے۔ اسکے پھل کا مزا عموماً اندک شیرینی کے ساتھ ترش ہوتا ہے مگر کمرخ کی ایک قسم ہوتی ہے جسکا پھل نہایت شیرین اور خوش مزہ ہوتا ہے۔ ماہ ستمبر مین کمرخ کا پھل پختہ ہوتا ہے اور اسی وقت مین اس درخت مین پھر پھول آتا ہے اس پھول سے جو پھل لگتے ہین اونکی پختگی کا زمانہ جنوری ہے۔

کمرخ کا درخت تخم سے تیار کیا جاتا ہے

Chines Kumrunga

کمرخ چینی

یہ بھی کمرخ کی ایک قسم ہے اسکا پھل مقدار مین قسم مذکور کے پھل سے چھوٹا ہوتا ہے۔ اسکا رنگ پکنے پر بھی گہرا سبز رہتا ہے اور ہرچند اسکے پھل مین ترشی نہین رہتی ہے تاہم اسکا پھل قسم بالا کے پھل کے برابر خوش آیند نہین ہوتا ہے۔

کمرخ چینی کا درخت پیوند کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے۔ بیجوکے ذریعہ سے معمولی کمرخ کا درخت تیار کیا جاتا ہے۔

Bilim bing

بلیمبی

اس درخت کا وطن سولکاز (Molucca) ہے دکھن مین کثیر الوجود اور بنگالہ مین قلیل الوجود ہے۔ اس درخت کا قد ۳۰ فٹ تک پہونچتا ہے۔ اور اسکا تنہ نہایت موٹا ہوتا ہے۔ نصف ماہ فروری مین یہ درخت پھول لاتا ہے اور اسکا پھل گچھے دار ہوتا ہے بقیہ ایام سرما تک پھول پھل دیا کرتا ہے۔ اسکے پھل کا چمڑا چکنا ہلکا زرد رنگ غیر کامل الشفاف سفید انگور کیطرح ہوتا ہے پختہ ہونے پر اس پھل کا مغز مکھن کیطرح نرم ہوجاتا ہے۔ لیکن ترشی اسقدر رہوتا ہے کہ مطبوخ کئے بغیر یا اچار بنائے بجز کسی مصرف کا نہین ہوتا ہے۔

بلیمبی کا درخت تخم سے تیار کیا جاتا ہے۔ مگر نازک بہت ہوتا ہے۔ کلکتہ مین اسکے نئے درخت کو دو تین سال تک سرما کے صدمہ سے بچانے کے لئے زیر سایہ رکھتے ہین اگر ایسا نکیا جائے تو یقیناً ہلاک ہوجاتا ہے۔

Artocarpus Lakoacha

بڑھل

یہ درخت ہندوستانی وطن ہے اسکا قد اوسط قد تخمی آم کے برابر ہوتا ہے - پتا بعض
اور خشونت دار رکہتا ہے اسکی شکل کذائی مطبوع معلوم نہین ہوتی ہے - پہول لانیکے قبل
اسکے سب پتے خزان کرجاتے ہین اور پہول کا رنگ نہایت زرد ہوتا ہے مقدار مین اسکا پہول
اوسط درجہ کے گولے کے برابر ہوتا ہے - غربا اسکے پہول کی ترکاری بناتے ہین - اسکا پہل
خامی مین سبز اور پختگی مین سرخی مائل گہرا زرد ہوتا ہے - مقدار مین بڑے گولے سے
بھی بڑا ہوتا ہے - ترشی آمیز شیرین مزا رکہتا ہے ہر پہل مین کثرت سے تخم ہوتے ہین
پوست مین کسیقدر خشونت ہوتی ہے اور مغز مین دودہ کی آمیزش پائی جاتی ہے جسکے
باعث کہانے والے کے لبون مین لاسے کیطرح کی چسپیدگی پیدا ہوتی ہے - یہ کوئی عمدہ
میوہ نہین ہے سڑک کے کنارے یا افتادہ زمین مین بڑہل کا لگانا مضایقہ نہین عوام
اسکے پہل کو کثرت سے کہاتے ہین گو یہ کسیقدر ربطی الہضم بہی ہے -
اسکا درخت تخم سے تیار ہوتا ہے -

Tamar Ind

املی

یہ درخت ہندی وطن ہے اور قریب قریب تمام ہندوستان مین دیکھا جاتا ہے - اسکا
قد بہت بزرگ اور سایہ دار ہوتا ہے پتے نہایت خوشنما سبز رنگ اس کثرت سے
ہوتے ہین کہ اسکے درخت کے نیچے بارش کا اثر دیر مین ہوتا ہے - اس درخت کی
شاخین نہایت مضبوط اور چمڑی ہوتی ہین - ماہ مئی مین یہ درخت زرد رنگ کے پہول لاتا
ہے اور مغزوری مین اسکے پہل پختہ ہوجاتے ہین - اہل دکن کثرت سے املی استعمال کرتے
ہین - حتی کہ اسکے پتون کو بہی کہا جاتے ہین دریغ نہین کرتے اس درخت کی تین قسمین دیکھی
جاتی ہین - اول وہ جسکے پہل نہایت ترش ہوتے ہین دوم وہ جسکے پہل مین کسیقدر
شیرینیت ہوتی ہے اور یہ وہی قسم ہے کہ جسکو شیخ الرئیس تمر ہند حلو یعنی میٹھی املی لکہتے ہین

اور تیسری وہ کہ جسکے پہل کا مغز خوش رنگ سرخی مائل ہوتا ہے اور جسے عوام لال املی کہتے ہین اس لال املی کا مربے نہایت خوش رنگ ہوتا ہے - املی کا مربے قابل توجہ ہوتا ہے - تخم سے اسکا درخت تیار کرتے ہین مگر فرمنجر صاحب انٹے کے ذریعہ سے اسکے درخت کو تیار کرنیکی ہدایت کرتے ہین بہ نظر تجربہ اگر ارباب شوق انٹے کے ذریعہ سے املی کا درخت تیار کرین تو خالی از لطف نہوگا - طبی اغراض سے املی کا درخت ہندوستان مین نہایت بکار آمد متصور ہے -

Mankey Bread

ولایتی املی

اس درخت کا وطن سینیگال (Senegal) ہے اسکے دو تین درخت سرکاری بوٹانیکل باغ کلکتہ مین موجود ہین مگر یہان اونکے پہل صرف مرغ کے انڈے کے برابر ہوتے ہین حالانکہ اپنے وطن مین اس درخت کا پہل شتر مرغ کے انڈے کے برابر ہوتا ہے صوبہ دکن کے بعض مقام مین اسکے درخت بہت شاداب دیکھے جاتے ہین لیکن اونکے پہل کی نسبت فرمنجر صاحب کچھ تحریر نہین فرماتے ہین - مولف کو ایسا معلوم ہوا ہے کہ دکن مین یہہ درخت حسب مراد بار ور بھی ہوتا ہے - ہندوستان کے اور حصون مین یہہ درخت دیکھا نہین جاتا - اطراف پٹنہ مین جو ایک قسم کا درخت ولایتی املی کے نام سے مشہور ہے وہ اور شے ہے اوسکا پہل دراز ہوتا ہے اور بظاہر کسی قسم کی مناسبت تمر ہندی کے ساتھ نہین رکھتا ہے -

ولایتی املی کے پہل کا چھلکا تمر ہند کے چھلکے کے ساتھ ساخت مین مشابہت رکھتا ہے اور اسکے پہل سے بھی نہایت خوش مزہ شربت تیار ہوتا ہے بلکہ اسکا پہل شربت بنانے کے سوا کسی اور مصرف کا نہین ہوتا ہے -

---

مدا ئبرا عظم افریقہ مین یہہ ایک فرانسیسی عملداری ہے -

بقیاس مولف یہ درخت انیٹے سے تیار کیئے جانیکی صلاحیت رکھتا ہے ۔

Civet Cat fruit

ڈُریان

اسکا درخت نہایت قدکشیدہ اسی فٹ تک بلند ہوتا ہے اسکا وطن مَلی (malay) ہے
مگر برہما وغیرہ مین بھی اسکی بالیدگی اپنی مراد کو پہونچی ہے ۔ یہ ایک جنگلی اور بڑے درختون سے ہے
اسکا پہل نہایت بزرگ انسان کے سر کے برابر ہوتا ہے ۔ پہل کے اندر تخم ہوتا ہے جسے
بہونکر کہاتے ہین اور تخم کے اوپر مغز ہوتا ہے جو نہایت لذیذ ہونے کے باعث اکثر ذائقۂ
انسان مین ور آتا ہے مغز مین بالائی کی کیفیت پائی جاتی ہے اور اوسکا رنگ بھی نہایت
سفید ہوتا ہے ۔ یہ مغز مقدار مین مرغ کے انڈے سے زیادہ نہین ہوتا بلا شبہہ
خوشبو ذائقگی و نرمی مغز وغیرہ کے اعتبار سے یہہ پہل بہت کچھ قابل تعریف متصور
ہے مگر ایک عیب اس پہل مین ایسا سخت ہے کہ بدانست مولف اوس عیب کے
باعث اس پہل کا تمام کمال سراپا ہیچ در ہیچ ہے ۔ وہ عیب سخت یہہ ہے کہ اس پہل کے
مغز کے اوپر کا جزو ایسا بدبو ہوتا ہے کہ اوسکی گندگی سے دماغ مین سخت پراگندگی لاحق
ہوتی ہے اوسکی بوئی بد سڑے ہوئے حیوان مردہ یا پیاز بوسیدہ کیسی ہوتی ہے ۔
واقعی یہ ہے کہ یہہ پہل اس عیب سخت کے باعث نفیس پسندون کو کم مطبوع
ہوسکتا ہے مگر حال یہ ہے کہ اس عیب سخت کے ساتھہ بھی اسکی تمنا اکثر اشخاص کو
ہوتی ہے بہرحال کہتے ہین کہ اسکے پہل کو کسی ظرف آب کے اندر رکھ چھوڑنے سے اسکی بو
کم ہوجاتی ہے ۔

ڈُریان کا درخت کلکتہ کے باغون مین چند بار نصب کیا گیا ہے مگر کبھی بالیدہ نہوسکا
معلوم ہوتا ہے کہ کلکتہ اور اطراف کلکتہ کی آب و ہوا اس درخت کے بالکل
ناموافق ہے ۔

Carissa Carandas

کروندا

یہ درخت ہندی وطن ہے اور تمام ہندوستان مین دیکھا جاتا ہے اسکا درخت کاغذی
لیمون کے درخت کے قریب قریب بلند اور خاردار ہوتا ہے اسکے پتے گہرے سبز رنگ
اور چمکیلے ہوتے ہین - چہوٹے درختون مین کروندے کا درخت خوبصورت درختون مین
شمار کیا جا سکتا ہے باغون مین جگہ پانیکا استحقاق اسے بہرصورت حاصل ہے -
اسکا پہل بہت بکار آمد ہوتا ہے - مربّے - چٹنی - آچار کے لئے ازبس موضوع ہے
ماہ جنوری مین یہ درخت پہول لاتا ہے اور اگست ستمبر تک اسکا پہل مراد پر آجاتا ہے - حالت
خامی مین نہایت ترش ہوتا ہے لیکن پختگی پر آکر اوسکی ترشی کسیقدر کم ہوجاتی ہے - ماہ مئی
اور جولائی کے بیچ تک اسکا پہل آچار کے قابل ہوجاتا ہے بلکہ پوری پختگی کی حالت میں نیز
اس مصرف کا رہتا بہی نہین ہے - پہل مقدار کے رو سے بہت چہوٹا ہوتا ہے لیکن چونکہ
یہ درخت کثیر الاثمار ہے کثرت اثمار خُردی مقدار کی تلافی بخوبی کردیتی ہے - رنگِ ثمر کے
اعتبار سے کروندا دو قسم کا ہوتا ہے - ایک وہ جو بیگنی سرخ آمیز پہل دیتا ہے اور
دوسرا وہ جو سفید رنگ ثمر لاتا ہے دونون رنگ کے پہل مربّے چٹنی آچار کے مصرف مین
آتے ہین اور دونون قسم کے درخت جب پہلون سے لدے رہتے ہین چشم ناظرین کو
عجب لطف دکھلاتے ہین - سبز پتون مین سفید یا سرخ رنگ کے پہلون کی کثرت ایک
عجب عالم پیدا کرتی ہے یون تو باغون مین عموماً چار پانچ درخت دکہائی دیتے ہین لیکن
اگر کروندے کے درختون کی سیر کسیکو منظور ہو تو ایسی جگہ جاے جہان خودرو
کروندے کے درخت ہزارون موجود رہتے ہین صوبۂ اودہ مین کروندے کے بہت
جنگل ہین کوسون کروندے ہی کے درخت دکہائی دیتے ہین جسوقت ان درختون میں
پہل لگتے ہین خدا کی قدرت نظر آتی ہے - یہہ جنگلی کروندے بہی بستانی کروندے کیطرح

ہوتے ہین لیکن کروندے کی ایک قسم راجگیر کے دامن کوہ مین ہوتی ہے جسکا قد دو تین فٹ سے زیادہ بلند نہین ہوتا ہے پتیان چھوٹی اور پھل بھی نہایت خرد ہوتے ہین۔ یہہ کوہی قسم اغراض باغبانی کے لئے مناسب نہین ہوتی ہے اس کوہی کروندے کے پھلون مین بھی شیر سفید بُستانی کروندے کے پھلون کیطرح موجود رہتا ہے۔ کروندے کا درخت تخم سے تیار کیا جاتا ہے۔

Chines Kuranda

کروندا چینی

ریورنڈ فرمنجر (Revd Firminger) کہتے ہین کہ مسٹر فارچون (Mr Fortune) نے چینی کروندے کے درخت چین سے ہندوستان کو بھیجے تھے مگر اب کوئی درخت موجود نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ اختلاف آب وہوا سے سب ضائع ہوگئے قرینۂ غالب یہی ہے کہ کروندے کی یہ قسم کوئی عمدگی خاص رکھتی ہوگی ورنہ مسٹر فارچون (Mr Fortune) چین سے اسکے ارسال کرنیکی تکلیف کیون گوارا کرتے فرمنجر صاحب (Revd Firminger) خود اس درخت کی حقیقت سے مطلع معلوم نہین ہوتے ہین شائقین اثمار اون تجار کلکتہ کے ذریعہ سے جو چین سے کاروبار رکھتے ہین اگر چینی کروندے کے درخت منگاکر اس درخت کی نسبت ذاتی تجربہ حاصل کرلین تو یہ مذاق علم پروری سے بعید نہوگا۔

Natal Plum

کروندا نٹیل

اس درخت کا وطن مقام نٹیل (Natal) ہے ہندوستانی کروندے سے مشابہت رکھتا ہے اور واقعی یہ بھی کروندے کی ایک قسم ہے لیکن ہندوستانی کروندے سے

۱؎ سابق مین اسکا بیان ہوچکا ہے۔

عمدگی ثمر کے اعتبار سے افضل ہے اس کروندے کا پہول سفید اور پہل سرخ سیاہ آمیز نہایت خوشنما مقدار مین ہندوستانی کروندے کے پہل سے بڑا ہوتا ہے جزیرہ کیپ[1] (Cape) مین اس کروندے کی بڑی قدر ہوتی ہے وہان اسکا پہل بغرض باورچی خانہ کے لئے بیشتر مطلوب رہتا ہے۔ فرمنجر صاحب (Firminger) لکھتے ہین کہ اس کروندے کے چند درخت ہم کیپ سے لپنے ساتھ ہندوستان مین لائے تھے اور ہرچند چھ برس تک یہ سب درخت ہمارے باغمین رہے مگر کبھی مثمر نہوئے کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین ہرچند اسکے درخت موجود ہین مگر حسب مراد پہل نہین لاتے ہین۔ بیان باغبانان یہ ہے کہ ایک یا دو دانے کے سوا کبھی کوئی درخت زیادہ پہل نہین لاتا ہے لیکن بیان سے مسٹر میاور (Mr. H. Lee) کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کروندا مقام کلہٹی (Kulhuttee) مین جو کوہ نیلگری پر واقع ہے خوب شاداب رہکر حسب مراد بارور ہوتا ہے۔

فرمنجر صاحب کا قیاس یہ ہے کہ اگر ہندوستانی کروندے کے بیج سے اس کروندے کا پیوند تیار کیا جاوے تو اس کروندے کی باروری کی امید کیجا سکتی ہے۔

Emblica officinalis

آملہ

یہ درخت ہندی وطن ہے اور ہندوستان مین کثیر الوجود ہے اس درخت کا قد بیجو آم کے متوسطہ درخت کے قریب قریب بلند ہوتا ہے پتے سبز رنگ اور چھوٹے ہوتے ہین اسکا پہل ترش اور کسیلا ہوتا ہے حالت پختگی مین بھی درخت سے توڑکر کھانے کے قابل نہین ہوتا ہے مگر اسکے پہل سے نہایت بکارآمد مربے تیار کیا جاتا ہے جو اغراض طبی کے لئے مفید ہوتا ہے۔ معمولی قسم کی آملے کا پہل متوسط گول بیر کے

[1] بر اعظم افریقہ کا جنوبی حصہ جو سرکار انگلشیہ سے متعلق ہے۔

پھل کے برابر ہوتا ہے اور بیشتر اسی مقدار کے پھل سے مربے تیار کیا جاتا ہے مگر آملہ
کی ایک قسم ہوتی ہے جسکا پھل بہت بڑا ہوتا ہے اور حالت تیاری مین اسکے مربے کا
دانہ مقداراً سلہٹ کے کولے کے دانے سے کبھی کم نہین ہوتا ہے شاید اطراف مرزاپور
اور بنارس مین اس قسم کے آملہ کے درخت موجود ہین چنانچہ بنارس کے مربے ساز
اس کے پھل سے مربے تیار کرکے اکثر سربازار بیچا کرتے ہین -
آملہ کا درخت تخم کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے -

(Otaheite goose berry)

نرپھل

اس درخت کا وطن ہندوستان ہے صوبہ بہار مین کثیرالوجود ہے اکثر اسی باغون مین
لگاتے ہین اسکا قد قریب قریب آملہ کے درخت کے ہوتا ہے مگر آملہ کے درخت سی
زیادہ خوشنما اور سایہ دار ہوتا ہے اسکا پھل بھی قریب قریب مقدار مین آملہ کی
برابر مگر کسیقدر زرد کمرخی پہلودار ہوتا ہے - اسکے علاوہ آملہ کے برخلاف اس پھل مین کساوکم
اور ترشی زیادہ ہوتی ہے - پھل کے وسط مین ایک سخت تخم ہوتا ہے اسکے پھل سے چٹنی
اور اچار تیار کرتے ہین اور چینی کے مرکب کرنے سے اسکا پھل مطبوخ ہونے پر خوش مزہ
چاشنی دار ہو جاتا ہے - یہ درخت سال مین دو بار ثمر لاتا ہے یا - اوّل آخر ماہ اپریل اور
بار ثانی آخر ماہ اگست مین اس درخت کو صوبہ بہار مین ہرفاریوڑی کہتے ہین اور
اوس دیار مین مشہور خاص وعام ہے -
نرپھل کا درخت تخم کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے اور جلد بالیدہ ہوتا ہے -

(Myrobalan)

ہڑ کلان

اسکا درخت جامن کے درخت کے برابر قدآور ہوتا ہے - اور اسکا وطن ہندوستان ہے

تمامی اہل ہند اس درخت کے پہل سے خوب واقف ہین اسکے پہل سے بہی مربّے تیار ہوتا ہے مگر چونکہ اسکے پہل مین کسائو بہت ہوتا ہے اس سبب سے اسکا مربّے اکثر خوشگوار نہین ہوتا ہے اغراض طبّی کے لئے اس درخت کا پہل مخصوص ہوا ہے۔ بنارس مین بہی اسکا مربّے ایسا نہین تیار ہوتا ہے کہ جس سے کسائو بالکل دور ہو جاتا ہو لیکن سیوڑہی مین جو سینیا اسٹیشن ریلوی کے قریب ہے اسکا مربّے ایسا عمدہ تیار ہوتا ہے کہ نام کو خصوصیت یعنی کسائو اوسمین نہین پایا جاتا ہے سیوڑہی کا مربّے میٹہائی کا حکم رکہتا ہے اور زیادہ تر تعجب خیز یہ امر ہے میٹہائی بن جانے پر بہی وہان کے مربّے مین فعل طبّی باقی رہ جاتا ہے۔

ہڑ کا درخت تخم کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے۔

(Mimusops elengi)

مُولسری

یہ درخت ہندی وطن ہے اسکا قد جامن کے درخت کے برابر لیکن نہایت خوشنما اور سایہ دار ہوتا ہے اس درخت کو زینت کی نظر سے کوٹہیون کے سامنے لگاتے ہین۔ اسکا پہل کرونده کے پہل کے برابر اور حالت پختگی مین سُرخ رنگ ہوتا ہے۔ اسکے پہل مین کسائو قلیل شیرینی کے ساتھہ موجود رہتا ہے۔ کہانیکے وقت گلے مین خشونت یُبس کے ساتھہ پیدا ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہہ پہل انسان کے قابل ذائقہ متصوّر نہین ہے بلکہ مولسری کو درختان ثمرہ سے شمار کرنا بہی فضول ہے البتہ یہ درخت خوش قامتی و سایہ داری و خوش رنگی اثمار و بو بائی گل و ازہار کے اعتبار سے زینت قصر و ایوان سمجہا جاتا ہے۔ چنانچہ اسی زینت کے خیال سے اہل شوق اسکو کوٹہیون کے احاطہ کے اندر لگاتے ہین گا ہے اسکا درخت خیال ثمرگیری سے نصب نہین کیا جاتا ہے۔ مولسری کا پہول نہایت بوبا ہوتا ہے اسکے پہولو نکا ہار بہی بناتے ہین مگر جمیع

اشخاص کو اسکے پہولون کی بو مطبوع نہین ہوتی ہے۔ بہرحال مولف کو پسند ہے اسواسطے
کہ کسیقدر وحشت خیز ہوتی ہے اور ایک خاص کیفیت قلبی پیدا کرتی ہے۔ ممکن ہے
کہ مزاج مولف پر اسکے پہولون کا اثر بوضع خاص ہوتا ہو ورنہ طبائع مختلف ہین ضرور نہین
کہ کیفیت واحدہ تمام اشخاص مین یکسان پیدا ہو لفظ مولسری سے شیخ امام بخش ناسخ
مرحوم کا شعر مندرجہ ذیل یاد آتا ہے ؂ طرفہ چمن حسن مین ہے نخل ترا قد جو کرتا ہے جو
اے سرو روان مولسری کا ۔ ارباب واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ شیخ مغفور بہت
صاحب اطلاع شخص تھے اور اونکی شاعری اعلےٰ درجہ کی واقفیت علمی سے خبر دیتی ہے
مولسری کا درخت تخم کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے۔

(Nauclea orientalis)

کدم

اس درخت کا وطن ہندوستان ہے کہنہ ہونے پر قد مین املی کے برابر ہوجاتا ہے
پتے سبز اور آم کے پتون سے عرض مین زیادہ مگر طول مین بہت کم ہوتے ہین۔
یہ درخت خوشنما اور سایہ دار ہوتا ہے ہرچند پیداوار ثمر کے اعتبار سے اس
قابل نہین ہے کہ میوہ دار درختون کے ساتھ باغ مین نصب کیا جاے تاہم کوٹہیونکے
احاطون مین یا سڑکون کے کنارے اس درخت کو جگہ دینا بہت مناسب ہوتا ہے
یہ درخت ابتداے ایام برشکال مین پہول لاتا ہے اور آخر اگست سے اسکا پہل مراد پر
آنے لگتا ہے۔ اسکے پہول اور پہل دونون خوبصورت ہوتے ہین اور دونون کی شکل
گروی ہوتی ہے۔ یہ درخت اس کثرت سے پہول لاتا ہے کہ گویا تمام درخت پہولون سے
چھپ جاتا ہے سبز پتون مین گول گول سفید پہولون کی کثرت عجب بہار پیدا کرتی ہے
اس حساب سے پختہ پہلون کی زردی بھی اپنے وقت پر عجب لطف دکہلاتی ہے۔ کدم کے
پہل کا مزا حالت پختگی مین بھی ترش رہتا ہے اگر میٹھاس ہوتی ہے تو نام کو ہوتی ہے

خوش پسندون کے ذائقہ کے قابل یہ پہل نہین ہوتا عوام اور غربا اسکے پہلون سے پیٹ بھرلیا کرتے ہین اکثر اشخاص اسکی چٹنی بناتے ہین بلکہ اسکا پہل اگر کسی مصرف کا ہو تو اسی چٹنی کے مصرف کا ہوتا ہے۔

یہ درخت تخم کے ذریعہ سے جو بہت خرد ہوتا ہے تیار کیا جا سکتا ہے۔

Fan Palm

تاڑ

ہرچند اس درخت کا وطن ہندوستان ہے مگر تمام ہندوستان مین دیکھا نہین جاتا ہے صوبہ بہار و بنگالہ و بعض اضلاع متعلق گورمنٹی ممالک مغربی و شمالی مین بھی کثیر الوجود ہے لیکن کانپور سے آگے بڑھکر نظر نہین آتا دو درخت آگرہ مین جہانگیر شاہ جنت آرام کی حویلی کے اندر موجود ہین اونکی قد آوری ہرچند صوبہ بہار کے کہنہ تاڑون کے برابر تو نہین ہے مگر اتنا معلوم ہوتا ہے کہ آگرہ کی آب وہوا اور سرزمین اس درخت کو بالیدہ کرنیکی صلاحیت رکھتی ہے۔ اطراف آگرہ و دہلی مین اس درخت کا نایاب ہونا نا توجہی سکنا پر محمول کیا جا سکتا ہے کسواسطے کہ مولف نے جو تاڑ کے دو درخت آگرہ مین دیکھے ہین اونکی بالیدگی کے انداز سے کسیطرح زمین کی بُرائی ثابت نہین ہوتی ہے ملک دکن مین بھی تاڑ کے درخت موجود ہین مگر بنگالہ اور بہار کے تاڑون کے برابر قد کشیدہ نہین ہوتے کوہی زمین اس درخت کے واسطے مناسب نہین ہے گو ملک بنگالہ مین مولف نے پہاڑیون پر بھی اسکے درخت دیکھے ہین مگر اون کی بالیدگی حسب مراد نظر نہ آئی۔ ضلع پٹنہ تاڑ کے واسطے مخصوص معلوم ہوتا ہے جسقدر اس ضلع مین قد کشیدہ تاڑ کے درخت دیکھے جاتے ہین اور کہین شاید کم ہونگے۔

تاڑ کا درخت نہایت قد کشیدہ اور نارجیل اور کھجور کے مانند بے شاخ ہوتا ہے بڑے بڑے پتے اسکے سر مین ہوتے ہین ساق کا طول ۳۵ یا ۴۰ ہاتھ اور رنگ سیاہ

ہوتا ہے ساق کی جلد کہُری ہوتی ہے ضلع پٹنہ کے دیہاتون مین اسکے درخت بکثرت
دیکھے جاتے ہین اور جس جگہ پر انکی کثرت ہوتی ہے وہان کی سواد بہت خوشنما معلوم
ہوتی ہے۔ اہل بہار اس درخت کو کثیر المنافع جانتے ہین تزئین باغ و ایوان بھی اس
درخت سے متصور ہے تاڑ کی چند قسمین ہین ایک کو ڈوما کہتے ہین اس قسم کے تاڑ کا
پہل نہایت سیاہ رنگ ہوتا ہے اور ذائقہ کے اعتبار سے بھی تمام اقسام سے اچھا
ہوتا ہے منجملہ چند قسمون کے اسکی دو قسمین ہوتی ہین جنھین ہَتِرنا اور جوگیا کہتے ہین ان
دونون کے پہل ڈوما کے برابر اچھے نہین ہوتے ہین تاڑ کا پہل عام اس سے کہ
کسی قسم کا ہو نفیس پسندون کے کہانے کے قابل نہین ہوتا ہے مگر اسکے شیرہ مین
چینی دودہ اور میوے از قسم کشمش و بادام ملاکر جو پہلوریان تلتے ہین کسقدر خوش ذائقہ
تیار ہوتی ہین تاڑ کے درخت کی عمر بہت ہوتی ہے جسقدر پُرانا ہوتا ہے اوسکی لکڑی
زیادہ تر سیاہ اور مضبوط ہوتی جاتی ہے جن جگہون مین سکھوا نہین ملتا ہے وہان کے
لوگ اسکی لکڑی کو خانہ سازی مین صرف کرتے ہین بلکہ دیہات مین اسی درخت کی بدولت
دیوارون پر چھپر دکہائی دیتا ہے بلا شبہہ اہل دیہات کے لئے یہ درخت کثیر المنافع ہے
اسکے پتے بادپنکہا نہ کے مصرف مین آتے ہین اور جہان پخت کے لئے لکڑیان نہین ملتی
ہین۔ اس درخت کے خشک پتے ہیزم مطبخ کا کام دیتے ہین تاڑ کا درخت بطی الثمر ہوتا ہے
۱۵ یا ۱۸ برس مین ثمر لاتا ہے مگر حفاظت اور سیرابی سے ۹ یا دس برس مین ثمر
لانیکے قابل ہوجاتا ہے تاڑ دو طور کا ہوتا ہے ایک وہ کہ جو ثمر لاتا ہے جسے پہل تاڑ کہتے ہین
اور دوسرا وہ جو کبہی پہل نہین لاتا جسے بل تاڑ کہتے ہین دونون سے تاڑی پیدا ہوتی ہے
جسے اہل دیہات بکثرت پیتے ہین اور جسکی بدولت بہت کچہ جوتی پیزار بیساکہہ و جیٹھ کے
زمانے مین نامہذب پینے والون کے درمیان ہوا کرتی ہے۔ صاحب مخزن نے تاڑی کی
نسبت بہت کچہ لکہا ہے اوسکے اعادہ کی یہان کوئی حاجت نہین مگر یہ بات یاد رکھنے کے

قابل ہے کہ اہل ہند کے لئے ولایتی شرابون سے تاڑی مفید تر ہے گو دونون جوہر مین برابر مین شراب جسقدر آخرکار انسان کش ہوتی ہے اوسقدر تاڑی ضرر رسان نہین ہوتی ہے اسی تاڑی کی بدولت تاڑ ایک کثیر المنافع درخت متصور ہے چنانچہ زمیداروں کے سائر کی آمدنی جسقدر تاڑ سے ہوتی ہے کسی شجر مثمر سے نہین ہوتی ہے اگر تاڑی کے محاصل سے درگذر بھی کیجئے تو بھی یہ درخت مفصل یعنی دیہات کے رہنے والون کے لئے نہایت نفع بخش متصور ہے اہل دیہات اسکے منافع سے خوب واقف ہین بلاشبہہ یہ درخت ایسا ہے کہ جسقدر زیادہ نصب کیا جائے اوسیقدر اس سے زیادہ نفع مترتب ہونا ممکن ہے اور طرفہ یہ ہے کہ اس درخت کیواسطے زمین نہایت قلیل درکار ہوتی ہے چند وجب زمین مین اسکا درخت ہوکر عمر طبعی کو پہونچ جاتا ہے اور دوسرے درختون کو اپنے سایہ سے خراب نہین کرتا ہے تاڑ کا درخت تخم سے پیدا ہوتا ہے ہر پھل مین دو تین تخم پاؤ یا آدہ سیر کے وزن کے پتھر کے برابر سخت موجود رہتے ہین انہین تخم سے اسکا درخت تیار ہوتا ہے بہادون یعنی آخر اگست سے اسکا پھل پختہ ہونے لگتا ہے پختہ پھل کے تخم کو زمین مین نصب کرنا چاہیئے گو خام پھل کے تخم سے بھی درخت اُگتا ہے مگر ایسا تخم قابل اعتماد نہین ہوتا ہی ابتدائے حالت ثمر مین تاڑ کے پھل سے ایک شئے نرم خوشگوار شیرین نکلتی ہے جسے گُوا کہتے ہین گُوا بھی کثرت سے کہایا جاتا ہے مگر بطی الہضم ہوتا ہے نازک معدہ والون کو اس سے تمامتر احتراز درکار ہے اس کوئی سے اچار بھی بنتا ہے او رخوش ذائقہ ہوتا ہے بقرینۂ غالب تاڑ کی عمر طبعی دو سو برس ہے مگر اس عمر کا درخت شاید کوئی ہوگا کسواسطے کہ جہان نوے یا سو برس کا یہ درخت ہو جاتا ہے خانہ سازی کے خیال سے زمیداران کاٹ ڈالتے ہین ساٹھ برس کی عمر مین یہ درخت اپنے پورے قد کو پہونچ جاتا ہے اور اکثر اپنے جواری درختون سے زیادہ کشیدہ قامت معلوم ہونے لگتا ہے اسی کشیدہ قامتی کو خیال کرکے انشاء اللہ خان نے (جو نہایت طبّاع اور ظریف مزاج تھے) شعر

ذیل کو موزون کیا تہا ؎ سب سرو باندہتے ہین تو اوس قد کو تاڑ باندہ ٭ بوسہ کی گر ہوس ہے تو پاؤن مین پاڑ باندہ ٭ عام اس سے کہ تاڑ کی تاڑی مسکر ہونیکے سبب سے ہمارے
دین پاک کے رو سے ناپاک متصور ہے تاہم اسکا صرف نیک کام مین ہوسکتا ہے یعنی
علاوہ سرکہ تیار کئے جانیکے تاڑی مین قوی فعل طبی حاصل ہے یعنی اگر مجوتاڑی سے
عام اس سے کہ تازی ہو یا باسی نل ہبکے کے ذریعہ سے عرق کہینچین تو یہ عرق صاحب
تخمہ اور بہی صاحب ہیضہ کو نہایت نافع ہوتا ہے ۔ مولف نے اس عرق سے بسال
ان امراض کے بہت بیمار اچہے کئے ہین چنانچہ امسال بہی اس عرق سے چند صاحب تخمہ
اور ہیضہ کا علاج کیا ہے جس سے ہمارے بعض اقران اور احباب واقف ہین علاج کا
طور یہ ہے کہ مریض کو دو چہٹانک یہ عرق کشیدہ یا سن وسال و حالت مریض کو
خیال کر کے جسقدر مناسب معلوم ہو پلانا چاہئے اور بعد ازان بقدر ضرورت
جتنی بار حاجت ہو اوسی مقدار سے پلاوین تخمہ کو تو یقیناً زایل کر دیتا ہے اور ہیضہ
مین بہی بہت نفع کرتا ہے اور تخمہ جو ہیضہ کیطرف منتقل ہوجاتا ہے اوسے ہرگز منتقل
نہین ہونے دیتا ہے ایک بوتل عرق دو یا تین مریضون کے کام آسکتا ہے تاڑی
کوئی شئے بہت گران قیمت نہین ہے خاصکر دیہات مین کہ اہل معاش خود کثرت
سے تاڑ رکہتی ہین اگر اشخاص زمیدار اس عرق کو کہینچواکر موجود رکہین اور اپنے
جواری غربا کی وقت پر خبر لین تو عند اللہ بہت کچہ ماجور ہون خدمت خلق بہترین
عبادت ہے کسیکی بیچارگی کی حالت مین کام آنا بڑی جوانمردی ہے ۔ مبارک بندہ
وہ ہے جس سے کسیکو نفع پہونچے سعید شخص وہ ہے کہ سبب خیر دوسرے کے
لئے ہو وہ انسان جو کچہ بہی کسیکو روحانی یا جسمانی فائدہ پہونچاتا ہے عجب خوش قسمت
انسان ہے زندہ رہنا اور خلائق کو نفع پہونچانا عجب زندہ رہنا ہے وہ زندگی جو
خالی بندگی سے ہے واقعی شرمندگی ہے بہترین بندگی بندگان خدا کو راحت پہونچانا ہے

اہل واقفیت سے پوشیدہ نہین رہے کہ ایام گرما اور برشکال مین دیہاتون مین جہان
ڈاکٹر اور طبیب و حکیم عنقا ہوتے ہین کس کثرت سے تخمہ اور ہیضہ کے عارضے ہر سال
بلاناغہ پہیلے رہتے ہین اور ہزارون مساکین بلا علاج ایڑی رگڑ رگڑ کر جان بحق تسلیم
ہو جاتی ہین ایسی جگہہ نہین اگر تہوڑے خرچ سے دستگیری خلائق کا سامان ممکن ہو
تو ظاہر ہے کہ کوئی شخص ذی فہم ذی حسن وذی مروت ایسے کار خیر سے موہنہ نہین پہیر سکتا ہے
پس اگر خوشحال اہل دیہات غربا کے واسطے عرق مذکور ہر سال بنوا کر رکہین تو ہزارون
بیچارون کی جان بری کی صورت پیدا ہو ۵ عبادت بجز خدمت خلق نیست ٭ بہ تسبیح
وسجادہ ودلق نیست ٭

Indian date Palm

کہجور

اس درخت کا وطن ہندوستان ہے تاڑ کے برخلاف تمام ہندوستان مین اسکا درخت
دیکہا جاتا ہے کہین کم اور کہین زیادہ یون تو اطراف کلکتہ مین بہی کہجور کے درخت بہت
ہین مگر جیسی اسکی کثرت اطراف حیدرآباد مین ہے ویسی شاید اور کہین کم ہوگی سرکار
حیدرآباد کی آبکاری کی آمدنی ان کہجورون کی وجہہ سے بہت زیادہ ہے اہل حیدرآباد
کہجور کی تاڑی کو سیندہی کہتے ہین یہ سیندہی غضب کی نشہ ور ہوتی ہے تاڑ کی تاڑی سے
بہی زیادہ قوت نشہ رکہتی ہے بلکہ حیدرآباد مین تاڑی کا رواج بہی نہین ہے تاڑ کی چند
درخت جو مولف کی نظر سے گذری پست قد معلوم ہوئی اور عند التحقیق معلوم ہوا کہ تاڑی کی
غرض سے لگائے بہی نہین گئے ہن بنگالہ مین کہجور کی تاڑی کو کہجور رس کہتے ہین اور نشہ کے
اعتبار سے اسکی تاڑی بہت کمزور ہوتی ہے - اہل بنگالہ کہجور رس سے چینی بناتی ہین
اور اس چینی سے کلکتہ کے حلوائی اقسام طرح کی شیرینیان تیار کرتے ہین خیر وجاہت
اور خوشنمائی کے اعتبار سے کہجور کا درخت تاڑ کے درخت کے مقابل مین محض بے حقیقت

شے ہے۔ کہجور کا پہل جو بڑے بڑے خوشون مین آویزان رہتا ہے پختہ ہونے پر بہی بے لطف ہوتا ہے ہر پہل گویا استخوان ہی استخوان ہوتا ہے خفیف سا مغز جو بالاے استخوان موجود رہتا ہے نام کو شیرین ہوتا ہے مختصر یہ ہے کہ درخت مثمر ہونیکے اعتبار سے کہجور ایک محض بے حقیقت درخت ہے اور اوسکا اصلی وطن ہندوستان ہے ایسا نہین ہے کہ یہ درخت ملک عرب سے یہان آکر مرور ایام و ناموافقت آب وہوا سے خراب ہوگیا ہے۔

کہجور کا درخت تخم سے تیار کیا جاسکتا ہے۔ بارہ برس مین یہ درخت جوانی کو پہونچتا ہے مگر چہ سات برس کی عمر سے تاڑی پیدا کرنا شروع کرتا ہے۔

Arabian date Palm

خرما و پنڈکہجور

اقسام خرما اور پنڈکہجور کا وطن ملک عرب ہے ہر چند عرب کے خرما اور پنڈکہجور کو ہندوستانی کہجور کے ساتھ مناسبت ہے مگر دونون کے درمیان شریف اور رذیل کا فرق ہے۔ ان عربی اشجار مثمرہ کی حالات مختلف سیاحون نے اپنے سفرنامون مین بہ تصریح درج کئے ہین جن سے ان میوہ دار درختون کی خوبیان واضح ہوتی ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ منعم حقیقی نے ہر سرزمین کے لئے خاص اقسام کے میوہ دار درخت موضوع کئے ہین اور کسی ملک کو اپنے فیض عام سے محروم نہین رکہا ہے عرب ایسے ریگستان مین بہی ایسے ایسے عمدہ خرما اور کہجور کی قسمین پیدا کین کہ غیر ملک والے انکے اثمار کو نہایت تعجب اور حیرت کی نظر سے دیکہتے ہین عرب مین پنڈکہجور کی بہت قسمین ہین اور ہر ایک کا علحدہ مزہ ہوتا ہے جن لوگون نے کبہی سفر عرب اختیار نہین کیا ہے اونکو ان درختون کے لذیذ پہلون کی عمدگی کا اندازہ مجرد بیان سے ذہن نشین نہین ہوسکتا ہے خرمے اور پنڈکہجور جو لاکہون من ہندوستان مین عرب سے لائے جاتے ہین اونکو ذائقہ کرنے سے اونکے ذائقہ

کی اصلی کیفیت کہانے والے کے خیال مین نہین آسکتی ہے یہان کہجور اور خرما کے خشک دانے آتے ہین اونکی شادابی کو سمجہنے کے لئے خود عرب مین اونکو ذائقہ کرنا چاہیے کپتان پالگریو (Captain Palgrave) اپنے سفرنامہ مین لکہتے ہین کہ ہم نے ایک بار تازہ کہجورین رومال مین باندہ کر لٹکادی تہین اور ایک رات اور ایک دن تک اون سے شیرہ ٹپکا کیا تہا اگر ایسا نکرتے تو اون کہجورون کی شیرینی اور حرارت کے متحمل کہانے والے نہوسکتے اس بیان سے سمجہا جا سکتا ہے کہ عرب کے کہجورین کیا شئے ہین خیر عرب مین یہ میوے جیسے ہوتے ہین اونکا کیا کہنا لیکن اگر ہندوستان مین ان میوون کی پیداوار کا سامان کیا جاسکے تو خوب ہو اگر عرب کے برابر یہان یہ میوے پیدا نہ ہوسکین تو چندان جائے شکایت نہین ہے کسواسطے کہ ہر ملک کا تقاضاے طبعی بوضع خاص ہوتا ہے لیکن اگر پرورش و نگاہداشت سے یہ عرب کے میوے اس ملک مین کچہہ بہی ممتاز شکل پیدا کئے جاسکین تو یہ ایک بہت غنیمت امر متصور ہوسکتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ کسی قسم کی ترقی ہو ہمارے ملکی بہائیون کو ابہی ترقی کیطرف پوری توجہ نہین ہے بہرحال اگر ہمارے وہ ہموطن جنکے ملکون کو ملک عرب کے ساتھہ کسی قسم کی مناسبت ہے عربی کہجور اور خرمے کی پرورش کیطرف توجہ فرمادین تو ضرور کامیاب ہوکر فائدہ عظیم اپنے ہموطنون کو پہونچا سکتے ہین اہل واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ ہندوستان خلاصۂ دنیا ہے اسکے بعض حصون کی سرزمین ملک عرب سے بہی مشابہت رکہتی ہے ایسی سرزمینو نمین کہجور اور خرمے کے درخت بالیدہ ہوکر مثمر ہوسکتی ہین تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے اون حصون مین جہان بارش کم ہوتی ہے اور ہوا مین زیادہ حرارت شامل رہتی ہے عربی خرمے اور کہجور کے درخت بار ور ہوتی ہین چنانچہ پنجاب کے بعض مقامون مین مثلاً ڈیرہ غازی خان مین عربی کہجور اور خرمے کے درخت دیکہے جاتے ہین اور

اور کشمیر مین پہل بھی پیدا کرتے ہین علم تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان عربی اشجار مثمرہ کو نوین صدی مسیحی مین اہل عرب ملک پنجاب مین لائے تھے اور اب اونکی نسل وہان کے بعض مقامون مین پہیلی نظر آتی ہے مگر احاطہ پنجاب کے بعض جگہون مین کہ پہلے یہ عربی اشجار موجود تھے اور مثمر بھی ہوا کرتے تھے اب نا توجہی سے کم دیکہی جاتے ہین یا بالکل معدوم ہو گئے ہین مثلاً ملتان و لاہور و امرتسر وغیرہ مین انکی یہی شکل ہوگئی ہے - بنگالہ کی آب و ہوا کو اس درخت کے ساتھ موافقت نہین ہے چنانچہ کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین جو خرمے اور کہجور کے درخت ہین ابھی تک بار ور نہین ہوئے ہین اور نہ اونکی بارور ہونیکی امید کیجاتی ہے بدین وجہ کہ بنگالہ ملک مرطوب ہے اور برشکال کی فصل وہان سخت طور کی ہوتی ہے اگر عرب مین بھی بنگالہ کیسی بارش ہوا کرتی تو خرمے اور پنڈکہجور کے درخت کہین دکہائی نہین دیتے صوبہ بہار مین بھی دو ایک درخت خرمے کے ہین مگر اونکے پہل مولف کی نظر سے نہین گذرے ایک جگہ قرب پٹنہ مین پنڈکہجور کا درخت موجود ہے مگر عند التحقیق یہ معلوم ہوا کہ پہل لگنے کے ساتھ چونٹے بھڑ اور مکہی کی یورش ہوتی ہے اور ان آفتون کے باعث کبھی اوسکا پہل مراد بر آنے نہین پاتا ہے بقیاس مولف راجپوتانہ کے اکثر مقام ان مثمر درختون کے بالیدہ اور بارور کرنیکی صلاحیت رکہتے ہین اگر اوس دیار کے ارباب شوق ان اشجار مثمرہ کی پرورش و نگاہداشت کیطرف توجہ فرماوین تو یہ امر خدمت قومی اور مذاق صحیح کے قرین متصور ہوگا -

خرما اور پنڈکہجور کا درخت تخم سے تیار ہوتا ہے مگر پنڈکہجور کی جڑ سے جو ٹونٹے نکلتے ہین تخمی درختون کی مروج ہین عرب مین پنڈکہجور کے ایک درخت سے ٹونٹے نکلکر بہت سے علحدہ علحدہ درخت ہوجاتے ہین ہندی کہجور اور عربی کہجور سے اس مادہ مین بھی فرق لاحق ہے کسواسطے کہ دیسی کہجور سے ٹونٹے نہین نکلتے ہین اور دیسی کہجور کا درخت صرف تخم سے تیار ہوتا ہے

Cocoa-nut-tree

نارجیل

اس درخت کا وطن ہندوستان اور جواری جزایر ہندوستان ہے اسکا درخت بھی
تاڑ کیطرح خوشنما مگر قد مین تاڑ سے بہت کم ہوتا ہے اسکی ساخت تاڑ اور کھجور کی
آمیزش کے ساتھہ نرالی ہوتی ہے جس جگہ نارجیل کے چند درخت ہوتے ہین انکی
سواد نہایت دلکش معلوم ہوتی ہے باغون مین ناریل (نارجیل) کی درختونکا ہونا سبب زینت
متصور ہے مگر افسوس ہے کہ تمام ملک ہندوستان کی سرزمین اور آب وہوا اسکے مناسب
مزاج نہین ہوتی ہے بنگالہ دکن ساحل مالابار وکارمنڈل وغیرہ جو مرطوب ملک ہین
اس درخت کیواسطے مخصوص ہوتے ہین - ان ملکونمین اور خشک مقامات ہندوستان کے
اعتبار سے ناریل کا درخت سات برس مین پھول دیکر پھل لاتا ہے صوبہ بہار مین
اسکے درخت کہین کہین دیکھے جاتے ہین لیکن بڑی نگاہداشت سے بھی انقضای دوازدہ
یا چہاردہ سال کے بغیر اسکے درخت مثمر ہونیکے قابل نہین ہوتے ہین یہ بات قابل لحاظ ہے
کہ صوبۂ بہار صوبۂ بنگالہ کا ہم سرحد ہے مگر چونکہ بنگالہ کے اعتبار سے کم مرطوب ہے اسواسطے
جسقدر سرزمین بنگالہ اس درخت کے مزاج کے موافق ہوتی ہے اوسقدر سرزمین بہار نہین
ہوتی صوبۂ بہار مین ناریل کا درخت نہایت قلت کے ساتھہ دیکھا جاتا ہے ہزارون اشخاص
بہاری ایسے ہین کہ جنہون نے ناریل کا درخت کبھی دیکھا بھی نہین ہے اس قلت کی وجہ
یا عدم صلاحیت زمین ہے یا ناتوجہی سکنائے بہار ہے بدانست مولف وجہ قلت شکل
ثانی ہے بدین دلیل کہ تجربہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سرزمین بہار کو اس درخت کے بالیدہ
کرنیکی صلاحیت ہے کسواسطے کہ جہان اسکے درخت دکھائی دیتے ہین بالیدہ وشاداب
ومثمر پائے جاتے ہین لیکن چونکہ ناریل کا درخت طالب خدمت ونگاہداشت ہے
اسواسطے بہت کم اشخاص اسکی طرف توجہ کرتے ہین اگر ناریل کا درخت اوسی ناپیدائی کے